﴿......اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ ☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحْمُوْداً﴾ (بنی اِسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۷ جمعۃ المبارک ۲۷/اکتوبر ۲۰۰۰ء شمارہ ۴۳

۲۸/رجب ۱۴۲۱ہجری ☆ ۲۷/اخاء ۱۳۷۹ہجری شمسی

آخرت کے لئے تیاری

حضرت براءؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ قبر کے کنارے بیٹھ گئے اور اس قدر رقت طاری ہوگئی کہ زمین آنسوؤں سے نم ہوگئی۔ پھر فرمایا:

میرے بھائیو! اس دن کے لئے تیاری کر رکھو۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الزہد باب الحزن والبکاء)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

ہمارے نبی ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے

انسان جس قدر زہد اور مجاہدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے

"قرآن کریم پڑھ کر دیکھ لو۔ اور تو اور ہمارے نبی ﷺ سے بڑھ کر دنیا میں کسی کامل انسان کا نمونہ موجود نہیں اور نہ آئندہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ پھر دیکھو کہ اقتداری معجزات کے ملنے پر بھی حضور کے شاملِ حال ہمیشہ عبودیت ہی رہی اور بار بار اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ (الکہف:۱۱۱) ہی فرماتے رہے۔ یہاں تک کہ کلمۂ توحید میں اپنی عبودیت کے اقرار کا ایک جزو لازم قرار دیا۔ جس کے بدوں مسلمان مسلمان ہی نہیں ہو سکتا۔ سوچو! اور پھر سوچو! پس جس حال میں ہادیٔ اکمل کی طرزِ زندگی ہم کو یہ سبق دے رہی ہے کہ اعلیٰ ترین مقام قرب پر بھی پہنچ کر عبودیت کے اعتراف کو ہاتھ سے نہیں دیا تو اور کسی کا تو ایسا خیال کرنا اور ایسی باتوں کا دل میں لانا ہی فضول اور عبث ہے۔

ہاں! یہ سچی بات ہے جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ کے تصرفات بیحد و بے شمار ہیں۔ ان کی تعداد اور گنتی ناممکن ہے۔ انسان جس قدر زہد اور مجاہدہ کرتا ہے اسی قدر وہ اللہ تعالیٰ کے قریب ہوتا جاتا ہے اور اس نسبت سے ان تصرّفات کا ایک رنگ اُس پر آتا جاتا ہے اور تصرّفات اللہ کی واقفیت کا دروازہ اس پر کھلتا ہے۔ اس امر کا بیان کر دینا بھی مناسب موقع معلوم ہوتا ہے کہ تصرفات بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک باعتبار مخلوق کے اور دوسرے باعتبار قُرب کے۔ انبیاء علیہم السلام کے ساتھ ایک تصرّف تو اسی مخلوق کی نوعیت اور اعتبار سے ہوتا ہے جو یَأْکُلُ الطَّعَامَ وَیَمْشِیْ فِی الْاَسْوَاقِ (الفرقان:۸) وغیرہ کے رنگ میں ہوتا ہے۔ صحت، بیماری وغیرہ اس کے ہی اختیار میں ہوتا ہے۔ اور ایک جدید تصرف قُرب کے مراتب میں ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے طور پر ان کے قریب ہوتا ہے کہ ان سے مخاطبات اور مکالمات شروع ہو جاتے ہیں اور ان کی دعاؤں کا جواب ملتا ہے۔ مگر بعض لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ اور یہاں تک ہی نہیں بلکہ نرے مکالمہ اور مخاطبہ سے بڑھ کر ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ الوہیت کی چادر ان پر پڑی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ اپنی ہستی کے طرح طرح کے نمونے ان کو دکھاتا ہے اور یہ ایک ٹھیک مثال اس قُرب اور تعلق کی ہے کہ جیسے لوہے کو کسی آگ میں رکھ دیں تو وہ اثر پذیر ہو کر سرخ آگ کا ایک ٹکڑا ہی نظر آتا ہے۔ اُس وقت اُس میں آگ کی سی روشنی بھی ہوتی ہے اور احراق جو ایک صفت آگ کی ہے وہ بھی اُس میں آجاتی ہے۔ مگر بایں ہمہ یہ ایک بیّن بات ہے کہ وہ لوہا آگ یا آگ کا ٹکڑا نہیں ہوتا۔

اسی طرح ہمارے تجربے میں آیا ہے کہ اہل اللہ قُربِ الٰہی میں ایسے مقام تک جا پہنچتے ہیں جبکہ ربّانی رنگ بشریت کے رنگ و بو کو بتمام و کمال اپنے رنگ کے نیچے متواری کر لیتا ہے اور جس طرح آگ لوہے کو اپنے نیچے چھپا لیتی ہے کہ ظاہر میں بجز آگ کے اور کچھ نظر ہی نہیں آتا اور ظلّی طور پر وہ صفات الٰہیہ کا رنگ اپنے اندر پیدا کر تا ہے۔ اُس وقت اس سے بدوں دُعا و التماس ایسے افعال صادر ہوتے ہیں جو اپنے اندر الوہیت کے خواص رکھتے ہیں اور وہ ایسی باتیں منہ سے نکالتے ہیں جو جس طرح کہتے ہیں اُسی طرح ہو جاتی ہیں۔ قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ اور زبان سے ایسے اُمور کے صدور کی بصراحت بحث ہے جیسا کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی (الانفال:۱۸) اور ایسا ہی معجزہ شق القمر اور اسی طرح پر اکثر مریضوں اور سقیم الحال لوگوں کا اچھا کر دینا ثابت ہے۔ قرآن شریف میں جو ہمارے نبی کریم ﷺ کی نسبت یہ ارشاد ہوا کہ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی (النجم:۴) یہ اُس شدید اور اعلیٰ ترین قرب ہی کی طرف اشارہ ہے اور رسول اللہ ﷺ کے کمال تزکیۂ نفس اور قُربِ الٰہی کی ایک دلیل ہے"۔

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۷۴، ۷۵)

صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت صوفی نبی بخش صاحب، حضرت میاں عبدالعزیز صاحب، حضرت امام دین صاحب، حضرت ملک نادر خان صاحب، حضرت بابو عبدالرحمن صاحب، حضرت میاں محمد حنیف صاحب، حضرت علی گوہر صاحب، حضرت شیخ عبدالکریم صاحب اور حضرت فضل احمد صاحب پٹواری رضوان اللہ علیہم کی روایات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں اور جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دعا کا دلنشیں تذکرہ

(جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایمان افروز اور روح پرور اختتامی خطاب)

منہائم۔ جرمنی (۲۷/اگست ۲۰۰۰ء): آج سہ پہر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ جرمنی کے تیسرے روز کے دوسرے اجلاس میں خطاب کے لئے تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آغاز میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الصف کی حسب ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی: ﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ. قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہِ. فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَۃٌ مِّنْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ وَکَفَرَتْ طَّآئِفَۃٌ. فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلٰی عَدُوِّھِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰھِرِیْنَ﴾۔(سورۃ الصف آیت ۱۵)۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ اول

ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ مضمون جو آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ "روایات صحابہ" کے رجسٹر سے روایات لی گئی ہیں اور ان کی سادہ زبان میں جو کچھ انہوں نے دیکھا اور سنا وہ سب کچھ اسی طرح بیان کیا گیا ہے۔ ہاں بعض جگہ مجبوراً کچھ عبارتوں میں تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ رجسٹروں میں تو نہیں کی گئی مگر یہاں تقریر کے دوران آپ کو سمجھانے کی خاطر ان باتوں میں کچھ تبدیلی کرنی پڑی ہے۔ کیونکہ بعض فقرے بہت الجھے ہوئے ہیں اس لئے سامعین کو کچھ بھی سمجھ نہیں آئے گی اور اگر بات سمجھ نہ آئے تو پھر اس تقریر کا کوئی مقصد پورا نہیں ہو سکتا۔ پس ان چند تبدیلیوں کے سوا ان کی زبان وہی ہے جس زبان میں انہوں نے روایتیں بیان کی ہیں۔ سب سے پہلی روایت

حضرت صوفی نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں عبدالصمد صاحب سکنہ شہر راولپنڈی کی ہے۔

آپؓ نے ۱۸۸۶ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی توفیق پائی اور ۱۸۹۱ء میں بیعت کا شرف حاصل کیا۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ: "خاکسار کو اکتوبر ۱۸۸۶ء میں پہلے پہل قادیان آنے کا اتفاق ہوا۔ وجہ اس کی یہ ہوئی کہ حضور مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا کہ ایک لڑکا انہیں عطا کیا جاوے گا جو بہت سے قوموں کی برکت کا باعث ہوگا۔ اب یہاں 'بہت سے' ہی لکھا ہوا ہے۔ اسے اس طرح ہی پڑھا ہے مگر غالباً انہوں نے لکھنا تھا کہ 'بہت سی' قوموں کی برکت کا باعث ہوگا۔

حضورؑ کے خلاف لیکھرام پشاوری نے بھی ایک اشتہار شائع کیا۔ اس امر کی تحقیقات کے ضمن میں مجھے بھی قادیان آنا نصیب ہوا۔ اس کے بعد ایک عرصہ گزرنے پر آپ نے فتح اسلام توضیح مرام اور ازالہ اوہام تین رسالے یکے بعد دیگرے شائع کئے۔ جن میں یہ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور وہ بذات خود پھر دنیا میں تشریف نہیں لائیں گے۔ اور حدیث نزول ابن مریم اصل معنوں میں مجھ پر چسپاں ہوتی ہے اور میں ہی اس کا مصداق ہوں۔ اس مسئلہ نے دنیا میں ایک تغیر عظیم پیدا کیا اور ہر طرف سے مولویوں نے کفر کے فتوے شائع کئے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے ایک اور رسالہ موسوم بہ "آسمانی فیصلہ" شائع کیا اسی سال پہلا جلسہ سالانہ ہوا جس میں قریباً اَسّی (۸۰) یا کچھ کم احباب شامل جلسہ ہوئے۔ یہ پہلا جلسہ ہے جو قادیان میں ہوا۔ حضور کا منشاء یہ تھا کہ آپ کو منہاج نبوت میں آزمایا جاوے کہ ازروئے قرآن مومن کون ہے اور کافر کون۔ خاکسار کو بھی اس جلسہ میں شامل ہونے کے لئے مدعو کیا گیا۔ میں اس زمانے میں انجمن حمایت اسلام کا مہتمم کتب خانہ تھا اور آنریری طور پر اپنی ملازمت کے اوقات کے علاوہ دینی خدمت سمجھ کر سرانجام دیتا تھا۔

جب میں قادیان پہنچا تو میرے ساتھ انجمن حمایت اسلام کے بہت سے کارکن تھے جن میں حاجی شمس الدین صاحب سیکرٹری اور دوسرے معزز احباب بھی شامل تھے۔ اس جلسہ میں آسمانی فیصلہ پڑھ کر سنایا گیا۔ جہاں تک مجھے یاد ہے یہ رسالہ آسمانی فیصلہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھ کر سنایا۔ یہ جلسہ بڑی مسجد میں جو آج کل مسجد اقصیٰ کے نام سے مشہور ہے منعقد ہوا۔ سب سے اخیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے۔ جس وقت حضورؑ مسجد میں تشریف لائے اور میری نظر حضورؑ کے چہرہ مبارک پر پڑی تو میں نے حضورؑ کو پہچان لیا اور فوراً بجلی کی طرح میرے دل میں ایک لہر پیدا ہوئی کہ یہ وہ مبارک وجود ہے جس کو میں نے ایام طالبعلمی یعنی ستمبر ۱۸۸۲ء کو خواب میں دیکھا تھا۔ حضرت صاحب نے اس دن وہ لباس پہنا ہوا تھا جس لباس میں وہ مجھے خواب میں ملے تھے۔

جب یہ جلسہ ختم ہوا تو حضورؑ نے مسجد اقصیٰ کے دروازے کے قریب کھڑے ہوگئے اور ہر ایک ان سے مصافحہ کرتا اور رخصت ہوتا۔ سب سے اخیر مَیں نے مصافحہ کیا کیونکہ میرے دل میں کچھ خاص بات عرض کرنی مقصود تھی۔ میں نے عرض کیا کہ مَیں نے پہلے ایک ہاتھ پر بیعت کی ہوئی ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ اگر وہ شخص نیک ہے تو آپ کی بیعت نورٌ علیٰ نور ہوگی اور اگر وہ نیک نہیں ہے تو اس کی بیعت فسخ ہو جائے گی اور ہماری بیعت رہ جائے گی۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ حضورؑ نے فرمایا ہم خود تمہیں بلا لیں گے۔ اس کے تھوڑی دیر بعد حضورؑ کا خادم حامد علی صاحب مرحوم مجھے بلا کر لے گیا اور مَیں نے آپؑ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیعت کی۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۴۱ تا ۴۲)

روایت حضرت میاں عبدالعزیز صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد میاں امام دین صاحب سکنہ اوجلہ متصل گورداسپور

آپؓ کو ۱۸۹۲ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ۱۸۹۱ء میں میری تبدیلی حلقہ سیکھواں پر ہوئی تھی اور میاں جمال الدین صاحب و میاں امام الدین صاحب و میاں خیر الدین صاحب سے واقفیت ہوئی تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعویٰ مسیحیت اور مہدویت کا ذکر کیا تو چونکہ میرے دل میں حضور کی نسبت سے کوئی بغض اور عداوت نہ تھی مَیں نے ان کے کہنے کا برا نہ منایا۔ صرف یہ خیال آیا کہ مولوی لوگ کیوں ایسا کہتے ہیں۔ اس کی وجہ بھی یہ تھی کہ خاکسار کے آباؤاجداد اکثر مولوی لوگوں سے بوجہ اپنے دیندار ہونے کے محبت رکھا کرتے تھے اور یہی وجہ خاکسار کی بھی مولویوں سے محبت کی تھی۔

جب انہوں نے مجھ کو کتاب ازالہ اوہام دیکھنے کو دی تو میں نے کتاب دیکھنے سے پہلے دعا کی کہ خداوند! میں بالکل نادان اور بے علم ہوں۔ تیرے علم میں جو حق ہے اس پر میرے دل کو قائم کر دے۔ یہ دعا ایسی جلدی قبول ہوئی کہ جب میں نے ازالہ اوہام کو پڑھنا شروع کیا تو اس قدر دل کو اطمینان اور تسلی شروع ہوئی کہ حضورؑ کی صداقت میں کوئی بھی شک و شبہ باقی نہ رہا اور زیادہ سے زیادہ ایمان بڑھتا گیا۔ اور جب مَیں پہلی بار قادیان میں حضورؑ کی زیارت کو میاں خیر الدین صاحب کے ساتھ آیا اور حضور کی زیارت کی تو میرے دل نے ایسی اطمینان اور تسلّی کی شہادت دی کہ یہ شکل جھوٹ بولنے والی اور فریب والی نظر نہیں آتی۔ چنانچہ اس وقت مَیں نے میں خیر الدین صاحب کو کہا کہ اول تو مَیں نے حضور کی نسبت کوئی لفظ بے ادبی اور گستاخی کا کبھی نہیں کہا۔ اگر خدانخواستہ کبھی ایسا ہو گیا ہو تو مَیں توبہ کرتا ہوں۔ یہ شکل جھوٹ بولنے والی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میاں خیر الدین صاحب کو یاد ہوگا اور وہ اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں۔ پھر مہر ساون صاحبؓ جو اب مقبرہ بہشتی میں مدفون ہیں وہ سیکھواں کے رہنے والے معزز زمیندار تھے۔ ان کی میرے ساتھ محبت ہو گئی اور میرے عقیدہ کے ساتھ ان کو بھی اتفاق ہو گیا۔ اگرچہ وہ پہلے میاں جمال الدین و میاں امام الدین صاحبان سے بوجہ ان کے موحّد خیال ہونے اختلاف رکھا کرتے تھے۔

بوجہ موحّد اس لئے اختلاف نہیں تھا کہ وہ توحید کے قائل تھے۔ اس لئے کہ ان دنوں میں وہابیوں کو موحّد کہا جاتا تھا اور وہابیوں سے شدید نفرت تھی۔

پھر ان کا عقیدہ و خیال ہمارے ساتھ ہی ہو گیا اور ۱۸۹۲ء میں خاکسار اور مہر صاحب موصوف نے ایک ہی وقت بیعت کی اور ہنسا کرتے تھے کہ مَیں اور مہر صاحب جوڑے میں تھے۔ یعنی جڑواں پیدا ہوئے تھے۔ روحانی پیدائش ایک وقت کی ہے۔ پھر سب نے مل کر حضورؑ کی زیارت کے لئے قادیان آتے جاتے رہنا۔ چونکہ میرا پہلا نام بوجہ اس کے کہ مَیں ننھیال میں پیدا ہوا اور صاحبِ علم خاندان نہ تھا میرا مشرکانہ نام رکھ دیا یعنی میاں بخش۔ اس کی تبدیلی کی بہت کوشش کرتے رہے اور مدت تک تبدیل رہا لیکن پوری طرح نام فرو نہ ہوا۔ پھر جب حضرت مسیح موعودؑ نے نام عبدالعزیز تبدیل کر کے رکھ دیا تو میں نے دعا کی۔ خداوند کریم! اب تو تیرے مسیح موعود نے نام تبدیل کیا اس کو مستقل طور پر قائم کر دے اور پہلے نام کو ایسا مٹا دے کہ وہ کسی کو یاد ہی نہ رہے۔ چنانچہ دعا قبول ہوئی اور سرکاری کاغذاتِ پٹواری میں اور عام مشہور یہی نام ہے۔ پہلے نام کو کوئی نہیں جانتا۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۶۹، ۷۰)

پھر روایت ہے حضرت امام دین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد محمد صدیق صاحب سکنہ سیکھواں ضلع گورداسپور کی

آپؓ کو ۱۸۹۰ء یا ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کی سعادت عطا ہوئی۔ مولوی کرم دین ساکن بھیں ضلع جہلم کے ساتھ جو قریباً دو سال مقدمہ رہا ہے ہم کو خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ اکثر اوقات آپ کے ساتھ رہنا پڑا ہے۔ ابتداء تاریخ مقدمہ مذکور میں آپ قادیان سے گورداسپور پیشی پر تشریف لے جاتے رہے ہیں ہم اس وقت بھی ساتھ تھے۔ اور شام کو واپس قادیان آجاتے رہے۔ ہم اس وقت بھی حضور کے ساتھ رہے۔ پھر حضرت صاحب نے معلوم کیا کہ کیا حکام جان بوجھ کر ہر روز تاریخ ڈالتے ہیں تو حضور نے گورداسپور میں ایک مکان متصل تحصیل کرایہ پر لیا پھر وہاں ڈیرا لگا لیا۔ پس حکام کی طرف سے ہر روز پیشی مقرر ہوتی تھی۔ وہاں ایک بڑی جماعت رہتی تھی۔ صبح حضرت صاحب تاریخ پر جاتے تھے۔ دو عدد گڈّیاں اسباب کی ساتھ جاتی تھیں۔ یعنی ٹانگے دو عدد ساتھ تھے وہ گڈّی کہتے تھے اس کو کہ دو عدد گڈّیاں اسباب کی ساتھ جاتی تھیں۔ اور کچھ دوست گڈّیوں پر سوار ہوتے تھے اور باقی جماعت پیدل جاتی تھی۔ یہی طریق تھا شام کو واپسی مکان پر۔ صبح پھر اس طریق سے تمام جماعت معہ حضور تشریف لے جاتے۔ مَیں کبھی بعد عشاء آپؑ کو کچھ دبانے کے لئے جاتا تھا تو ایک دن حضرت صاحب نے فرمایا کہ بعض مجھے دباتے ہیں مگر کچھ زور نہیں لگاتے ...... مجھے تکلیف ہوتی ہے مگر میں صبر کرتا ہوں کچھ کہتا نہیں۔ مجھے کہنے لگے تم اچھا دباتے ہو یا شادی خان اچھا دباتا ہے۔ پھر فرمایا کہ جب ہمارا دور ختم ہو جائے گا پھر وہاں ایک اجلاس قائم ہو جائے گا۔ اب اس فقرے کی مجھے سمجھ نہیں آئی مگر اسی طرح درج ہے اور اسی طرح مَیں نے پیش کر دیا ہے۔ فرمایا کہ جب ہمارا دور ختم ہو جائے گا پھر وہاں ایک اجلاس قائم ہو جائے گا۔

اس مقدمہ کی ہر روز جو تاریخ ہوتی تھی عام مسلمانوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ مسلمانوں کا آپس میں مقدمہ اچھا نہیں باہم صفائی کی جاوے۔ اس میں تین شخص منتخب ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے وہ یہ شخص تھے۔ بابو غلام حیدر صاحب تحصیلدار اور شیخ علی احمد صاحب وکیل اور محمد صاحب سررشتہ دار جج خدا بخش۔ یہ تین کس حضرت صاحب کے پاس صفائی کرانے کے لئے آئے۔ شیخ علی احمد صاحب حضرت صاحب کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے منتخب ہوئے۔ شیخ صاحب نے حضرت صاحب کو کہا کہ حضور مائی باپ ہیں آپ معاف فرماویں یعنی کرم دین بھیں والے کو۔ تو آپؑ نے جواب دیا شیخ صاحب دعویٰ تو ان کا ہے میں کیا معاف کروں۔ تو پھر شیخ صاحب نے حضرت صاحب کو کچھ عاجزی سے وہی الفاظ پھر کہے کہ حضور معاف فرماویں۔ تو حضرت صاحب نے وہی شیخ صاحب کو پہلا جواب دیا۔ شیخ صاحب نے تیسری مرتبہ پھر کہا تو حضرت صاحب نے کچھ رنج سے کہا کہ شیخ صاحب! کرم الدین کہہ دے کہ وہ میرے خطوط ہیں

توشیخ صاحب نے کہاکہ وہ دست برداری کرتا ہے۔ یعنی جو کچھ بھی واقعہ ہوا ہے اس سے وہ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا شیخ صاحب مَیں خدا سے ایسے باتیں کرتا ہوں جیسے آپ سے۔ یہ مقدمہ ایماء الٰہی سے ہے۔ جب تک کرم الدین اپنے خطوط نہ مان لے جن کا اس نے عدالت میں انکار کیا ہے کہ یہ میرے نہیں ہیں تب تک کوئی صفائی نہیں۔ شیخ صاحب نے کہاکہ حضور حکام کی نظر اچھی نہیں تو آپ نے فرمایا حکام کیا کریں گے مجھے سزا دے دیں گے اور کیا کریں گے۔ شیخ صاحب مع سب دوستوں کے خاموش ہو کر چلے گئے۔

یہ فیصلہ دیکھنے سے معلوم ہوگا جو کرم الدین کے متعلق الفاظ لکھے ہیں ماتحت عدالت نے کرم الدین کو کاذب ثابت کیا تھا۔ اور یہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ تھا کہ وہ کاذب ہے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو کذاب کہا تھا اور حضرت صاحب پر جرم رکھا کہ انہوں نے کہاہے کذاب ہے۔ ہری صاحب نے کرم الدین کا بیان لیا تو اس نے یہی کہاکہ مرزا صاحب نے مجھے کذاب کہاہے۔ صاحب نے کہا اگر تجھ کو چھوٹا اُلو کہا جاوے تو رنج نہیں۔ اگر بڑا اُلو کہا جاوے تو رنج ہے ....

ایک مرتبہ حضرت مسیح موعودؑ مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے فرمایا مَیں نے رؤیا میں دیکھا ہے کہ ایک ہاتھی کی شکل پر میرے پاس زانو پر نے یعنی زانو طے کئے ہوئے ادب سے بیٹھ جاتا ہے پھر وہ ایک جنگل کی طرف جست کرتا ہے وہاں جاکر حیوانات کو چباتا ہے میں ان کی ہڈیوں کی چبانے کی آواز سنتا ہوں۔ پھر وہاں سے جست کرتا ہے وہ میرے پاس زانوں پر نے ادب سے بیٹھ جاتا ہے پھر وہ جنگل کی طرف جست کرتا ہے۔ اسی طریق سے حیوانات کو چباتا ہے پھر میرے پاس آکر زانوں پر نے ادب سے بیٹھ جاتا ہے۔ اب اس کی تعبیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمائی کہ طاعون کا زمانہ ہے اور طاعون میرے لئے مطیع کیا گیا ہے۔ فرمایا یہ طاعون ہے ہمارا وہ خادم ہے ہماری خدمت کرتا ہے............

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ اپنی جماعت کو نصیحت فرمارہے تھے۔ کہنے لگے کہ وہ شخص مجھ سے آج ہی جدا ہوں جن کے پاؤں نازک ہیں کیونکہ ہمارے راستہ میں کانٹے بہت ہیں۔ ہمارے ساتھ وہ چلے جن کے پاؤں مضبوط ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ میری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ لوگ کہیں کہ وہ احمدی جاتا ہے یعنی فرق ثابت ہو............

ایک مرتبہ فرمایاکہ مخالف ہمارے مجھے کہتے ہیں کہ مجنون ہے۔ اگر میں ان کے خیال میں مجنون ہوں تو پھر ان کو فکر کیسی پڑی ہوئی ہے کیونکہ مجنونوں کی بات کی لوگ پرواہ نہیں کرتے۔ یہاں میراں بخش مجنون ہے اس کی باتوں کی کوئی بھی پرواہ نہیں کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان کے دل میں کچھ اور بات ہے......

ایک روز حضرت صاحب مسجد مبارک کی چھت پر بیٹھے ہوئے تھے کچھ باتیں ہو رہی تھیں۔ ان دنوں میں قادیان میں طاعون شروع تھا۔ لوگوں نے جو قادیان کے کمہار وغیرہ تھے بیعت کی تو میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے کہاکہ اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ کُفْرًا والی پوری آیت پڑھ کر کہ اعرابی کفر میں بہت ہی زیادہ شدید ہیں۔ جن کا مطلب یہ تھا کہ کچھ ان لوگوں کو سمجھ نہیں ہوتی ڈر کے باعث یا دیکھا دیکھی بیعت کر لیتے ہیں۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا میر صاحب سارے یکساں نہیں ہوتے جیسے سیکھواں والے یعنی وہ تو ایسے نہیں ہیں............

ایک روز مسجد مبارک میں حضرت صبح کی نماز کے لئے آئے تو فرمایا آج الہام ہوا ہے کہ ۲۷ کو ایک ایک واقعہ ہمارے متعلق ہوگا۔ خدا کی قدرت ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو آپؑ کی وفات ہوئی، ۲۷/مئی کو آپؑ دفن ہو جاتے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

ایک روز مسجد مبارک میں حضور بیٹھے ہوئے تھے تو باتیں کرتے کرتے بٹالہ کا ذکر آگیا۔ فرمانے لگے بٹالہ کی سر زمین بڑی خبیث ہے اور اس وقت بٹالہ والا حکیم محمد اشرف بھی اس مجلس میں موجود تھا۔ بٹالہ قادیان سے بارہ میل کے فاصلہ پر تھا۔ اب یہ بٹالہ چنیوٹ کی صورت میں چھ میل کے فاصلے پر آگیا ہے اور پہلے بٹالے سے زیادہ خبیث ہے۔

میرا ایک لڑکا چھوٹا بچہ تھا، عمر قریباً ایک سال کی تھی جس کا نام فیروزالدین تھا وہ بیمار ہو گیا۔ میں نے اس کو حضرت صاحب کے پیش کیا تو آپ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ اس کو گھر میں جلدی لے جاؤ، اس کو ہوا اچھی نہیں۔ میں اپنے رشتہ داروں کے گھر لے آیا۔ آخر وہ اگلے روز فوت ہو گیا۔ آپؑ نے اس کا مسجد اقصیٰ کے سامنے رکھ کر جنازہ پڑھا، فَالْحَمْدُلِلّٰہ۔ اس کے پہلے تین چار لڑکے کم عمری میں فوت ہو گئے تھے۔ تو آپؑ نے فیروز الدین کی وفات کی بابت فرمایا: "اصل میں رِحم میں کمزوری ہوتی ہے اس واسطے بچہ پوری نشو و نما نہیں پاتا۔ اس کو عوام میں ہسٹیریا کہتے ہیں۔ اب ہسٹیریا تو اس کو نہیں کہتے مگر انہوں نے اپنے علم کے مطابق یہی کہا ہو گا کہ اس کو عوام میں ہسٹیریا کہتے ہیں۔ یا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بھی لفظ کہے اس کو یہ پوری طرح سن نہیں سکے۔ اس کو عوام میں ہسٹیریا کہتے ہیں۔ اور مثال کے طور پر سمجھایا جیسے آوا میں اینٹ پِلّی رہ جاتی ہے ویسے ہی رِحم میں کمزوری ہوتی ہے۔ آپؑ اندر گئے، ایک دوائی آپؑ لائے سرخ رنگ کا فولاد تھا۔ آپ نے دے کر فرمایا جب چار ماہ کے حمل ہو تب دو تین رتی کے قریب باسی پانی کے ہمراہ کھلانا شروع کر دینا تاکہ طاقت پیدا ہو۔ فرمایا پیدائش تک دوائی کا استعمال کرنا۔ اُس کو بموجب حکم استعمال کیا خدا کے فضل سے باقی اولاد زندہ ہیں۔ یہ نسخہ مَیں نے بہت آزمایا ہے، بہت فائدہ مند ہوا ہے، بقائے نسل کے لئے بہت مفید ہے۔

انہی کے ایک لڑکے کا نام بشیر احمد تھا۔ لکھتے ہیں کہ ان کو بن ران میں گلٹی نمودار ہو گئی۔ اُس کے متعلق کسی نے قادیان میں اطلاع کر دی کہ سیکھواں میں طاعون سے لڑکا بشیر احمد بیمار ہو گیا ہے۔ مَیں جب قادیان میں آیا تو سب دوستوں نے پوچھا کہ سنا ہے کہ طاعون کسی بچہ کو ہو گیا ہے۔ مَیں نے کہا کسی نے غلط کہاہے۔ اس اثناء میں حضرت صاحب مسیح موعود علیہ السلام مسجد مبارک میں تشریف لائے۔ آپؑ نے مجھے بلایا اور کہاکہ کیسے بچہ کو طاعون ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ گو حضور بچہ کو گلٹی ضرور نکلی تھی مگر بخار وغیرہ نہیں ہوا تو آپؑ نے فرمایا یہ طاعون نہیں۔ (رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۵۴ تا ۶۸)

ایک روایت حضرت ملک نادر خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد جہان خان صاحب سکنہ موضع سر کالکر۔ ضلع جہلم کی ہے

آپؓ نے ۱۸۹۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریری بیعت کی سعادت حاصل کر لی تھی اور ۱۹۰۱ء میں آپؑ کو زیارت کا شرف بھی حاصل ہوا۔ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ:

"جب میں نے ۱۸۹۷ء میں بذریعہ چٹھی بیعت کی اس وقت افریقن پولیس میں ملازم تھا (ممباسہ۔ ایسٹ افریقہمیں)۔ بھائی محمد افضل صاحب مرحوم نے احمدیت کا بیج اس ملک میں بویا۔ بابو محمد اسحٰق صاحب بھیروی اوورسیئر میری بیعت کے محرک بنے۔ میرے ساتھ دو دوسرے دوستوں نے بھی بیعت کی چٹھیاں لکھیں۔ ان کے نام بدر دین ٹھیکے دار اور فضل دین قصاب تھے۔ لیکن ان کو جہاں تک مجھے علم ہے بیعت کی منظوری کی اطلاع نہیں ملی، نہ ان کے حالات میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی۔ صرف مجھے بیعت کی منظوری کی چٹھی ملی تھی اور اس وقت سے میرے اندر خود بخود گناہ چھوڑ دینے اور نیکی پر چلنے کی تحریک پیدا ہو گئی۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ تھا اور بہت بڑا معجزہ تھا۔

پس اصل معجزہ یہی ہے کہ انسان کے دل کی حالت بدل جائے اور پھر اسے نیکی کی توفیق عطا ہونی شروع ہو جائے۔

۱۹۰۱ء میں قادیان پہنچ کر آنحضورؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ اس وقت مسجد محاسب کے دفتر کے سامنے والی گلی بند تھی اور حضرت اقدس نے مسجد مبارک والے حصہ میں چھت پر بیعت لی تھی۔ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی نے آنحضور سے درخواست کی تھی کہ یہ دوست (میری طرف اشارہ کر کے) جانے والے ہیں بیعت لی جائے۔ چنانچہ آنحضور نے اسی وقت مغرب کے بعد بیعت لے لی۔ اور کوئی قابل ذکر بات یاد نہیں البتہ حضرت اقدس علیہ السلام کے زمانہ میں دعائیں بکثرت قبول ہوتی تھیں اور کوئی غیر معمولی بات ایسی نہیں ہوتی تھی جس کی اطلاع خواب کے ذریعہ پہلے نہ دی جاتی۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۷۲،۷۳)

حضرت مرزا مہتاب بیگ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ولد مرزا محمد علی صاحب سکنہ سیالکوٹ شہر، محلّہ کشمیری

آپؓ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور بیعت کی سعادت ۱۹۰۱ء میں حاصل کی۔ آپؓ پہلی بار اپنے قادیان آنے کے بارہ میں بیان فرماتے ہیں کہ ۱۵/جولائی ۱۹۰۱ء میں سید حامد شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان پانچ بجے شام وارد ہوا۔ اور ہمارے ساتھ بابو عطا محمد صاحب اوورسیئر بھی تھے۔ جب ہم قادیان پہنچے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو شاہ صاحب نے اطلاع کرائی۔ اندر سے اُسی وقت نوکر نے آکر کہاکہ اندر آجاؤ۔ ہم لوگ مسجد مبارک کی سیڑھیوں سے اس دروازہ سے اندر داخل ہو گئے جو شمال کی طرف کھڑکی کی مشرقی طرف ہے۔ اندر صحن میں جاکر ہم ایک تخت پوش پر بیٹھ گئے اسی اثناء میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب بھی اوپر سے تشریف لے آئے۔ تھوڑی دیر بعد حضور مغربی کمرہ سے ننگے سر، کھلی آستینوں والا ململ کا کرتہ، جس کا گلا شانوں پر ہوتا ہے جو کہ دونوں طرف استعمال ہو سکتا ہے پہنے ہوئے تشریف لائے۔............ ان دنوں دفتر وغیرہ کوئی نہیں ہوتا تھا............ میرے دل کے حالات سے حضور نے اطلاع پاکر میرے سوال کے بغیر جو مجھ سے گفتگو کی اُس سے میری تشفی ہو گئی۔ پھر حضور ۱۹۰۴ء میں سیالکوٹ تشریف لے گئے اور میں حضور کی خدمت کرتا رہا اور پھر جلسہ پر آتا رہا۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۲۹،۳۰)

حضرت بابو عبدالرحمٰن صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ریٹائرڈ ہیڈ ٹریژری کلرک امیر جماعت احمدیہ انبالہ شہر

"مجھ کو میرے والد مرحوم و مغفور سے معلوم ہوا کہ اندازاً یہ عاجز ۱۸۶۶ء میں پیدا ہوا یعنی غدر دہلی ۱۸۵۷ء سے ۹ سال بعد۔ ۱۹۰۰ء میں مولوی محمد علی صاحب جو موضع بہادر متصل قادیان ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے اور تقریباً عرصہ بیس سال سے ہماری مسجد موسومہ پکا باغ میں امام تھے۔ محلّہ میں اور نیز کل شہر میں ان کا بڑا رسوخ اور شہرت تھی۔ دہلی میں تعلیم پاکر آئے تھے اور آتے ہی امام مسجد ہو گئے۔ داڑھی مونچھ نکل رہی تھی۔ نوجوان نیک اور صالح تھے۔ جمعہ کے روز علاوہ محلّہ کے نمازیوں کے کل شہر کے نمازی اس قدر آتے تھے کہ مسجد باوجود کلاں ہونے کے چھوٹی معلوم ہوتی تھی۔ لوگ مسجد کے باہر زمین پر کھڑے ہوتے تھے۔ مولوی صاحب موصوف کبھی کبھی حضرت مرزا صاحب کا ذکر خیر پرائیویٹ طور سے بھی اور تقریر میں بھی تعریف کے ساتھ کیا کرتے اور ادب سے نام لیا کرتے تھے۔ لوگوں میں پھر چرچا ہونے لگا کہ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور یہ کہ مَیں مسیح موعود ہوں۔ مولوی صاحب ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ہوتے ہوتے لوگ ان کے خلاف ہو گئے اور مَیں بھی ان میں شامل

تھا۔ بلکہ یہاں تک ہوا کہ مَیں نے اور میرے ساتھ اور بہت سے آدمیوں نے ان کے پیچھے نماز پڑھنی چھوڑ دی اور دوسری پاس کی مسجد میں نماز پڑھنے لگ گئے۔ اتفاق سے کچھ دنوں کے بعد باہر سے ایک مولوی عبدالکریم صاحب آ گزرے۔ انہوں نے ہماری اور مولوی صاحب کی مصالحت کرادی۔ یہ شاید ۱۹۰۰ء کا واقعہ ہے۔ اس کے بعد غالباً ۱۹۰۲ء میں میرے کرم فرما میر قاسم علی صاحب، جن کا ذکر ضمناً اوپر کر چکا ہوں کرنال سے میرے پاس تشریف لائے۔ دریافت کرنے پر فرمایا کہ مَیں قادیان جارہا ہوں۔ اور نیز فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں اور کہ حضرت مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ معلوم نہیں انہوں نے کہا کہ بیعت کرلی ہے یا کہ کرنے جارہا ہوں۔ غرض یہ بات میں نے تعجب اور حیرت سے سنی کیونکہ ہم اس بات پر مولوی محمد علی صاحب امام مسجد سے مخالفت کرتے تھے۔ میر صاحب نے جیسا کہ ان کی عادت ہے قرآن شریف سے متعدد آیات وفات مسیح علیہ السلام میں پیش کیں۔ مکرم میر صاحب کے پرانے دوست منشی کرم خان صاحب میرے مکان پر ان سے ملنے کے لئے آئے تھے اور وفات حیات پر گفتگو ہوئی تھی۔ آخر کار میر صاحب اور منشی کرم خان کے درمیان وفات حیات پر مباحثہ ہونا قرار پایا جبکہ مباحثہ ریاست ناہن والی حویلی کے باغ میں مقرر ہوئی۔ خاکسار اور مولوی احمد حسن رسوا جو کچہری میں اہلکار تھے ثالث مقرر ہوئے۔ لوگ جوق در جوق جائے مباحثہ پر پہنچ گئے۔ تجویز ہوا کہ پہلے میر قاسم علی صاحب اپنا دعویٰ وفات عیسیٰ علیہ السلام پیش کریں۔ چنانچہ میر صاحب نے بڑے زور دار جوش کے ساتھ اپنی تقریر شروع کی۔ فرمایا کہ قرآن میں جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے اس کے معنے قبض کرنے اور موت کے ہیں۔ اور کئی ایک آیات پیش کیں۔ اور حدیث شریف اور تفسیر اور لغت سے اور محاورۂ عرب سے اور سرکاری کاغذات سے مثلاً متوفی کی لاش، متوفی کا مال، پیش کر کے خوب ذہن نشین کرادیا کہ لفظ توفی کے معنے موت اور قبض روح کے ہیں۔ اس کے بعد منشی کرم خان تردید کے لئے کھڑے ہوئے۔ انہوں نے چند آیات ایسی پیش کیں کہ جن میں معنے پورا لینے کے ہیں اور کہا کہ ہمیں زیادہ بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں خود تحریر کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ واپس آئیں گے۔ چنانچہ انہوں نے وہ حوالہ براہین احمدیہ سے پڑھ کر سنایا۔ گو میر قاسم علی صاحب نے اس حوالہ کی حقیقت سمجھائی مگر پبلک کی سمجھ میں وہ تشریح نہ آئی۔ اور مولوی رسوا صاحب اور مَیں نے فیصلہ مکرم میر صاحب کے خلاف کیا کیونکہ مرزا صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آویں گے۔ بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اس مباحثہ میں احمدیوں کی شکست ہوئی۔ شکست نہیں بلکہ فتح ہوئی۔ وہ اس طرح کہ میرے اور میرے دوستوں کے دل پر یہ اثر ہوا کہ توفّی کے معنی ضرور موت ہی کے ہیں۔ مَیں بفضل خدا روزمرہ تلاوت قرآن شریف کیا کرتا تھا۔ جہاں جہاں توفّی کا لفظ آتا مَیں اس پر نشان لگاتا رہا اور ساتھ ہی دیکھتا رہا کہ یہاں پر کیا معنی ہیں۔

غرض قرآن شریف کے ختم ہونے پر مجھے یہ یقین ہوا کہ مرزا صاحب سچے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ ضرور فوت ہو چکے ہیں۔ پھر نزول اور رفع کا لفظ مجھے قرآن شریف سے ہی حل ہو گیا۔ جیسے کہ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ ہم نے لوہا اتارا ہے، اَنْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا ہم نے تم پر لباس اتارا ہے، رَفَعْنَاہُ مَکَانًا عَلِیًّا اسے ہم نے ایک اونچے مکان کی طرف اٹھالیا، رَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ہم نے تیرا ذکر تیرے لئے بلند کر دیا، رفع کر دیا اس کا۔ وغیرہ۔ اس کے بعد اس بات کا شوق ہوا کہ مرزا صاحب جو یہ کہتے ہیں کہ مَیں مسیح موعود ہوں یہ کیونکر ہے۔ اتفاق حسنہ سے اور میری خوش قسمتی سے چوہدری رستم علی صاحب مرحوم تبدیل ہو کر یہاں پر بطور کورٹ انسپکٹر پولیس تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہ سن کر وہ میرے پاس آئے۔ میں ان کے پاس آنے جانے لگا۔ بعد ازاں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں لے کر ایک ایک کر کے پڑھنی شروع کر دیں۔ اور جو پڑھتا وہ سب اپنے بھائی اور رشتہ داروں اور احباب کو جو محلّہ کے میرے ساتھ تھے ضرور سناتا تھا تاکہ ان کو بھی میرے ساتھ ساتھ واقفیت ہوتی چلی جائے۔

اسی اثنا میں مولوی محمد علی صاحب کو، جن کا میلان احمدیوں کی طرف تھا اور جو عرصہ ۲۰ سال سے جیسا کہ میں نے پہلے تحریر کیا ہے مسجد میں امامت کر رہے تھے علیحدہ کر دیا اور وہ اپنے گاؤں بہادر ضلع گورداسپور میں چلے گئے۔ یہاں سے علیحدہ ہونا ان کے حق میں بہت بہتر ہوا کیونکہ وہاں پر جا کر وہ کھلم کھلا احمدی ہوگئے۔ خدا کے فضل سے ان کی سب اولاد اور رشتہ دار احمدی ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کے پانچ لڑکے ہیں۔ بابو اکبر علی صاحب سب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹی، مولوی محمد رفیق مولوی فاضل دکاندار قادیان، میاں عبداللطیف مستری انجن، مبارک احمد بی۔اے، مولوی محمد رمضان صاحب مبلغ امریکہ اور محلّہ دارالرحمت میں دو علیحدہ مکان لب سڑک ہیں۔ (رجسٹر نمبر ۱۲ صفحہ ۲۳۷ تا ۲۶۰)

حضرت میاں محمد حنیف صاحبؓ ضلعدار نہر
ولد ڈاکٹر محبوب عالم صاحب محبوب منزل امرتسر

حضرت میاں محمد حنیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ:

میرے والد ڈاکٹر محبوب عالم صاحب مرحوم جو جے پور میں ملازم تھے وہاں سے حضور کی قدمبوسی کے لئے تشریف لایا کرتے تھے۔ ان ایام میں جے پور کا کیوڑہ مشہور تھا۔ حضور کو کیوڑہ کا شوق ہوتا تھا جو کسی استعمال میں فرماتے (لاتے) تھے۔ یہ مجھے یاد نہیں کہ حضور کیوڑہ کس استعمال میں لایا کرتے تھے۔ بہر حال والد صاحب مرحوم کافی مقدار میں کیوڑہ ہر سال جے پور سے لے جارہے تھے۔ تو امرتسر سے مجھے بھی ساتھ قادیان لے گئے۔ مَیں امرتسر اپنے دادا ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم کے پاس رہا کرتا تھا۔ میں اس وقت غالباً چوتھی یا پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ قادیان سے واپسی پر جب والد صاحب مرحوم نے حضور سے رخصت کی اجازت چاہی تو حضور خود باہر تشریف لائے اور کھڑے کھڑے کچھ دیر باتیں کیں۔ مجھے وہ باتیں یاد نہیں۔ صرف اس قدر یاد ہے کہ بوقت روانگی والد صاحب مرحوم سے تو مصافحہ کیا اور میرے دونوں شانوں پر اپنا دست شفقت پھیرتے ہوئے پیار کیا۔ (رجسٹر نمبر ۱۲ صفحہ ۲۲۹)

روایت حضرت علی گوہر صاحبؓ
ولد میاں منگل صاحب سکنہ کوٹلی ڈھولا شاہ۔ ضلع امرتسر

آپؓ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کی سعادت ۱۹۰۱ء میں عطا ہوئی جبکہ ۱۹۰۴ء میں آپؓ بیعت سے مشرف ہوئے۔ آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں تلونڈی جھنگلاں سے قادیاں میں آیا کرتا تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے گھی لایا کرتا تھا۔ کئی دفعہ حضور خود باہر تشریف لا کر مجھ سے گھی اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم جمعہ پڑھنے قادیان میں آئے اور بھی تلونڈی کے لوگ آئے تھے۔ حضرت صاحب مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ پڑھنے لگے تو ایک بڈھا آدمی، جو کہ ہندو تھا اور اب اس کا مکان مسجد میں آچکا ہے اپنے ہاتھ میں پیتل کی گڑگڑی (حقہ) لے کر اپنے کوٹھے پر آبیٹھا اور حضور کو گالیاں نکالنے لگ پڑا۔ مسجد میں جو لوگ بیٹھے ہوئے تھے ان کو گالیاں سن کر غصہ آیا اور اُٹھ کر ہندو کی طرف چلے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو معذور ہے اسے کچھ نہ کہو، اس کے اختیار میں نہیں ہے۔

(رجسٹر روایات نمبر ۵ صفحہ ۳۵)

حضرت شیخ عبدالکریم صاحبؓ جلد ساز کراچی
ابن مکرم شیخ غلام محمد صاحب

بیان فرماتے ہیں کہ: ”میرا نام شیخ عبدالکریم ہے۔ میری عمر اس وقت ۶۲، ۶۳ سال کی ہو گی۔ میں ۱۹۰۴ء میں آٹھ ماہ دارالامان میں رہا ہوں۔ اس زمانہ میں مَیں کراچی میں کتب فروشی کی دکان کیا کرتا تھا۔ اور آج کل جلد سازی کا کام کرتا ہوں۔ مجھے صرف چند باتیں یاد ہیں۔ مَیں ۱۹۰۳ء میں حکیم احمد حسین صاحب لائلپوری کے ذریعہ احمدی ہوا تھا۔ حکیم صاحب گو لاہور کے باشندہ تھے مگر چونکہ لائلپور میں حکمت کا کام کرتے تھے اور وہیں ان کی وفات ہوئی اس لئے لائلپوری مشہور ہیں۔ وہ اپنے کام کے لئے کراچی تشریف لائے تھے، ان کی تبلیغ سے مَیں احمدی ہو گیا تھا۔ ۱۹۰۴ء میں جب مَیں لاہور گیا تو ان کے مکان پر ہی ٹھہرا تھا۔ جب میں جمعہ پڑھنے گمٹی کی مسجد میں گیا تو وہاں اعلان کیا گیا کہ حضور تشریف لانے والے ہیں۔ حضور کا ایک لیکچر بھی یہاں ہو گا۔ چنانچہ یہ اعلان سن کر میں بھی ٹھہر گیا۔ جب حضور تشریف لائے تو میاں معراج دین صاحب کا مکان تیار ہو رہا تھا اور بعض کمرے مکمل بھی ہو چکے تھے۔ حضرت صاحب نے وہیں قیام کرنا پسند فرمایا۔ اور اس میں جمعہ کی نماز بھی پڑھی۔ خطبہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھا۔ اور نماز بھی انہوں نے ہی پڑھائی۔ میں دیوانہ وار پھر رہا تھا اور چاہتا تھا کہ حضرت اقدس سے کسی نہ کسی طریق سے ملاقات ہو جائے۔ اتنے میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے میرا ہاتھ پکڑ کر زور سے آگے کیا۔ میں پہلی صف میں حضرت اقدسؑ کے ساتھ کھڑا ہو گیا (بائیں طرف)۔ مَیں جب اَلتَّحِیَّات میں بیٹھا تو اپنے گناہوں کا خیال کر کے اور حضرت اقدس کے ساتھ اپنا کندھا لگنے کا خیال کر کے بے اختیار رو پڑا اور ہچکی بندھ گئی۔ حضرت اقدسؑ نے میری یہ حالت دیکھ کر میری پیٹھ پر اپنا دست شفقت پھیرا اور تسلی دی۔ یہ مراد نہیں ہے کہ نماز کے دوران ہی آپ نے پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ مراد یہ ہے کہ نماز کے بعد جب التحیات سے سلام پھیرا ہے اس وقت ان کی یہ حالت ہوئی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کندھے سے کندھا لگا ہوا تھا اور اس سے رقت پیدا ہو گئی تھی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میری پیٹھ پر اپنا دست شفقت پھیرا اور تسلی دی۔

لیکچر سے پیشتر اس زمانہ میں جو لاہور کا حاکم تھا اس نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ ہم آپ کے لیکچر کے وقت حفاظت کا انتظام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر ہمیں تاریخ اور مقام سے مطلع فرمائیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ”لکھ دو خدا ہمارے ساتھ ہے وہی بہترین محافظ ہے آپ کی مدد ہمیں درکار نہیں“۔ پھر اس نے لکھا کہ چونکہ گورنمنٹ کی طرف سے ہم امن کے ذمہ دار ہیں اگر کوئی گڑبڑ ہو گئی تو ہماری بدنامی ہو گی اس لئے گو آپ کو ضرورت نہیں مگر ہمیں بدنامی کا ڈر تو ہے۔ اس پر آپ نے تاریخ اور وقت کی اطلاع بھجوادی۔ حاکم موصوف نے بہت اچھا انتظام کیا۔ سڑکوں پر چھڑکاؤ کروادیا اور سواری کے ساتھ انداز اُچھ سوار گئے اور پھر واپس بھی ساتھ ساتھ آئے۔

جب حضرت اقدس قادیان روانہ ہوئے تو عاجز بھی ساتھ ہو گیا۔ قادیان میں پہنچے ہی تھے کہ تاریخ پر گورداسپور جانا پڑا، میں بھی ساتھ ہو گیا۔ عصر کی نماز کے بعد ایک دفعہ حضور نے فرمایا کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم نے مسیح موعود کو دیکھ لیا ہے اور بیعت کرلی ہے۔ ہماری بخشش کے لئے صرف بس یہی کافی ہے۔ فرمایا اصل چیز اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن ہے کہ اے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد چاہتے ہیں۔ اس سے انسان کا بیڑا پار ہو سکتا ہے۔ ہم تو صرف راستہ دکھانے کے لئے آئے تھے سو ہم نے راستہ دکھادیا“۔ (روایت شیخ عبدالکریم صاحب کراچی۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۲۰۱)

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسمِ اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔

دعا مومن کا ہتھیار ہے

اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کے لاتعداد واقعات میں سے چند ایک کا نہایت ایمان افروز اور روح پرور تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۱۵؍ستمبر ۲۰۰۰ء بمطابق ۱۵؍تبوک ۱۳۷۹ھ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿هُوَالْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ .فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ﴾۔

(سورة المومن:٦٦)

وہی زندہ ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے اسے پکارو۔ کامل تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

اب جو مضمون جاری ہے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقبول دعاؤں کا مضمون ہے جس کے بہت سے حصے آپ کے اپنے ہی الفاظ میں ہیں اور بعض دوسروں کے الفاظ میں ان کی روایت کے طور پر بھی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کا مضمون دراصل بہت ہی لمبا ہے۔ اس کثرت سے آپ کی دعائیں قبول ہوئی ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اس کے بیشمار ثبوت ہر جگہ پھیلے پڑے ہیں۔ جماعت احمدیہ دنیا میں جہاں جہاں بھی ہے ان کے خاندانوں میں کوئی نہ کوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کے نمونوں کا ذکر چلتا ہوگا۔ اس لئے اتنے وسیع مضمون کو سمیٹنا تو بہر حال ممکن نہیں مگر جستہ جستہ بعض قبولیت دعا کے نمونے میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ”منجملہ اُن نشانوں کے سعد اللہ لودہانوی کی موت ہے جو پیشگوئی کے مطابق ظہور میں آئی۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب منشی سعد اللہ لودہانوی بدگوئی اور بدزبانی میں حد سے بڑھ گیا اور اپنی نظم اور نثر میں اس قدر اُس نے مجھ کو گالیاں دیں کہ مَیں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اوّل درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔ تب مَیں نے اُس کی موت کے لئے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ میری زندگی میں ہی نامراد رہ کر ہلاک ہو اور ذلت کی موت سے مرے۔ اس دعا کا باعث صرف اُس کی گالیاں نہیں تھیں بلکہ بڑا باعث یہ تھا کہ وہ میری موت کا خواہاں تھا اور اپنی نظم و نثر میں میرے لئے بددعائیں کرتا تھا اور اپنی سفاہت اور جہالت سے میری تباہی اور ہلاکت کو بدل چاہتا تھا اور لعنۃ اللہ علی الکاذبین میرے حق میں اُس کا ورد تھا۔ اور تمنا کرتا تھا کہ مَیں اُس کی زندگی میں تباہ ہو جاؤں اور ہلاک ہو جاؤں اور یہ سلسلہ زوال پذیر ہو جائے اور اس وجہ سے جھوٹا ٹھہروں اور مخلوق کی لعنت کا نشانہ بنوں۔ اور اگرچہ یہ تمنا ہر ایک دشمن میں پائی جاتی ہے کہ وہ میری موت دیکھیں اور اُن کی زندگی میں میری موت ہو لیکن یہ شخص سب سے بڑھ گیا تھا اور ہر ایک بدی کے لئے جب بدقسمت مخالف قصد کرتے تھے تو وہ اس منصوبہ سے پورا حصہ لیتا تھا اور مَیں باور نہیں کر سکتا کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے کسی نے ایسی گندی گالیاں کسی نبی اور مُرسَل کو دی ہوں جیسا کہ اُس نے مجھے دیں۔ چنانچہ جس شخص نے اُس کی مخالفانہ نظمیں اور نثریں اور اشتہار دیکھے ہوں گے، اُس کو معلوم ہوگا کہ وہ میری ہلاکت اور نابود ہونے کے لئے اور نیز میری ذلت اور نامرادی دیکھنے کے لئے کس قدر حریص تھا اور میری مخالفت میں کہاں تک اُس کا دل گندہ ہو گیا تھا۔

پس ان تمام امور کے باعث مَیں نے اُس کے بارے میں یہ دعا کی کہ میری زندگی میں اُس کو نامرادی اور ذلت کی موت نصیب ہو۔ سو خدا نے ایسا ہی کیا اور جنوری ۱۹۰۷ء کے پہلے ہفتہ میں چند گھنٹہ میں نمونیا پلیگ سے اس جہان فانی سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ کوچ کر گیا...... اور وہ پیشگوئی جس میں مَیں نے لکھا تھا کہ نامرادی اور ذلت کے ساتھ میرے روبرو وہ مرے گا۔ وہ انجام آتھم میں عربی شعروں میں ہے اور وہ یہ ہے......۔

تُو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے۔ پس مَیں سچا نہیں ہوں گا اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو۔

اَور صرف تیری ذلت پر کچھ حصہ نہیں، خدا تجھے مع تیرے گروہ کے ذلیل کرے گا اور مجھے عزت دے گا یہاں تک کہ لوگ میرے جھنڈے کے نیچے آجائیں گے۔

اے میرے خدا! مجھ میں اور سعد اللہ میں فیصلہ کر۔ یعنی جو کاذب ہے، صادق کے رُوبرو اس کو ہلاک کر، اے وہ علیم و خبیر جو میرے دل کو اور میرے اندر کی پوشیدہ باتوں کو دیکھ رہا ہے۔

اے میرے خدا! مَیں تیری رحمت کے دروازے دعا کرنے والوں کے لئے کھلے دیکھتا ہوں۔

پس یہ جو مَیں نے سعد اللہ کے حق میں دعا کی ہے اس کو قبول فرما اور ردّ نہ کر یعنی میری زندگی میں ہی اس کو ذلت کی موت دے۔“ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲۔ صفحہ ۴۳۵ تا ۴۴۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ دعا بڑی شان کے ساتھ پوری ہوئی اور سعد اللہ لدھیانوی کی ساری اولاد، تمام نفوس اس سے تعلق رکھنے والے سب دنیا سے مٹ گئے۔ اور ہمیشہ کے لئے ایک نشان بن گیا۔ اس کے متعلق بعض احمدیوں نے بھی تنگ آکر نظموں میں اس کا جواب دینے کی کوشش کی تھی مگر اس کے بیان کی اب یہاں ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی اس کو جواب دے دیا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

”یہ زمانہ کے عجائبات ہیں۔ رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے۔ کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ (البقرہ:۱۸۷)۔ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابتِ دُعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔“ (ملفوظات جلد ۵۔ صفحہ ۲۰۶۔ طبع جدید)

پھر ملفوظات میں ہے ”اس جگہ ایک لڑکے کو طاعون شدید ہو گئی تھی۔ حضرت نے اس کے واسطے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو صحت دی۔ اس کا ذکر تھا۔ مولوی محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ مَیں ہمیشہ غور کرتا رہا ہوں کہ جس شخص کو طاعون کے سبب خون شروع ہو جاوے، وہ کبھی نہیں بچتا، صرف یہی ایک لڑکا دیکھا ہے جو باوجود خون آنے کے پھر بچ گیا۔ فرمایا:- یہ صرف دعا کا نتیجہ ہے اور اُس کا بچنا ایسا ہی ہے جیسا کہ عبدالکریم کا بچنا تھا جس کے واسطے کسولی سے تار آیا تھا کہ اب اس کی دیوانگی کے آثار نمودار ہونے پر کوئی علاج نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُس کے حق میں ہماری دعا

کو قبول کیا اور وہ بالکل تندرست ہو گیا۔ کبھی اس طرح سے بچتا دیکھا یا سنا نہیں گیا۔"

(ملفوظات جلد پانچ۔ صفحہ ۲۰۷۔ طبع جدید)

یہ عجیب شان ہے کہ یہی تجربہ خود مولوی محمد علی صاحب کو بھی ہونا تھا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ایک دفعہ طاعون اس شدت سے ہوئی کہ اس کے سارے آثار ظاہر ہو گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دوسرے اطباء نے، جو پاس بیٹھے تھے انہوں نے ہر چارہ کر لیا لیکن بیماری رکنے کے کوئی آثار نہیں تھے۔ آگ لگی ہوئی تھی سارے بدن میں، آخر انہوں نے بڑی عاجزی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیغام بھجوایا کہ اب آپ ہی آئیں اور کچھ کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام گئے اور ان کی پیشانی پر ہاتھ رکھا کوئی بخار نہیں تھا۔ پھر بھی ڈرے ہوئے تھے۔ آپؑ نے کہا اٹھو۔ بہت ڈرے ہوئے تھے پتہ نہیں اٹھ کے میں گر جاؤں گا لیکن بخار کا نام و نشان تک نہیں رہا اور اٹھ کے دو قدم چلے اور پھر خوشی سے بھاگنے لگے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نشان تو بارش کے قطروں کی طرح ہیں۔

اب ایک دلچسپ روایت سنئے: "ایک دفعہ منشی ظفر احمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ میں اور منشی اروڑا صاحب اکٹھے قادیان آئے ہوئے تھے اور سخت گرمی کا موسم تھا اور چند دن سے بارش رکی ہوئی تھی۔ جب ہم قادیان سے واپس روانہ ہونے لگے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں سلام کے لئے حاضر ہوئے تو منشی اروڑا صاحب مرحوم نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ حضرت گرمی بڑی سخت ہے دعا کریں کہ ایسی بارش ہو کہ بس اوپر بھی پانی ہو اور نیچے بھی پانی ہو۔ حضرت صاحب نے مسکراتے ہوئے فرمایا "اچھا، اوپر بھی پانی اور نیچے بھی پانی"۔ مگر ساتھ ہی میں نے یعنی منشی ظفر احمد صاحب نے ہنس کر عرض کیا کہ حضرت یہ دعا انہی کے لئے کریں میرے لئے نہ کریں۔ ذرا ان ابتدائی بزرگوں کی بے تکلفی کا انداز ملاحظہ فرمایئے کہ حضرت صاحب سے یوں ملتے تھے جیسے چھوٹے بچے بڑے پیار سے اپنے والدین سے باتیں کرتے ہیں۔ اس پر حضرت صاحب پھر مسکرا دیئے اور ہمیں دعا کر کے رخصت کیا۔

منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس وقت مطلع بالکل صاف تھا اور آسمان پر بادل کا نام و نشان تک نہ تھا مگر ابھی ہم بٹالہ کے رستہ میں یکہ میں بیٹھ کر تھوڑی دور ہی گئے تھے کہ سامنے سے ایک بادل/ اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر چھا گیا اور پھر اس زور کی بارش ہوئی کہ راستے کے کناروں پر مٹی اٹھانے کی وجہ سے جو خندقیں بنی ہوئی تھیں وہ پانی سے لبالب بھر گئیں۔ اس کے بعد ہمارا یکہ جو ایک طرف کی خندق کے پاس چل رہا تھا یکلخت الٹا اور اتفاق ایسا ہوا کہ منشی اروڑا صاحب خندق کی طرف گرے اور میں اونچے رستہ کی طرف جا گرا جس کی وجہ سے منشی صاحب کے اوپر اور نیچے سب پانی ہی پانی ہو گیا اور میں بچ رہا۔ چونکہ خدا کے فضل سے چوٹ کسی کو بھی نہیں آئی تھی میں نے منشی اروڑا صاحب کو اوپر اٹھاتے ہوئے ہنس کر کہا لو اوپر اور نیچے پانی کی اور دعائیں کرالو۔ پھر حضرت صاحب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے آگے روانہ ہوئے"۔ (اصحاب احمد جلد چہارم صفحہ ۶۶،۶۵)

اصحاب احمد میں ایک روایت۔ مکرم ڈاکٹر عطر الدین صاحب بیعت ۱۸۹۹ء بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک دفعہ مسجد مبارک میں اپنے اصحاب میں رونق افروز تھے۔ خاکسار نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضور میرے لئے دعا کریں۔ حضور علیہ السلام نے اسی وقت مجلس میں میرے جیسے بے کس اور مفلس کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ جس کا اثر مجھے ہمیشہ ہی محسوس ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی روپیہ کمایا، خدمت دین کی بھی توفیق ملی، نیک خاندان میں شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اولاد بھی عطا کی اور اب درویشی کے دور میں قادیان میں رہنے کا موقع عطا فرمایا ہے۔ (اصحاب احمد جلد دہم صفحہ ۲۴۱)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبولیت دعا کا ایک اور واقعہ جو حافظ نبی بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ والد حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب مبلغ افریقہ بیان کرتے ہیں۔

"۱۹۰۶ء کا واقعہ ہے کہ میرا لڑکا عبدالرحمٰن نامی جو ہائی سکول میں ساتویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا ماہ مئی میں بعارضہ بخار محرقہ و سرسام تین چار دن بیمار رہ کر قادیان میں فوت ہو گیا۔ اس وقت میں فیض اللہ چک میں تھا کیونکہ میں اس وقت ملازم تھا اور رخصت پر گھر آیا ہوا تھا۔ فیض اللہ چک میں اس کی بیماری کی خبر پہنچی تو میں فوراً قادیان آ گیا۔ علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرما رہے تھے۔ میں بچے کی حالت دیکھ کر حضور کے گھر پہنچا۔ دستک دی، حضور باہر تشریف لائے۔ میں نے بچے کی حالت سے اطلاعاً عرض کی۔ حضور فوراً اندر تشریف لے گئے اور چار پانچ گولیاں لا کر مجھے عنایت فرمائیں اور فرمایا کہ ابھی جا کر ایک گولی پانی میں گھول کر دے دو اور پھر مجھے اطلاع دو۔ میں دعا بھی کروں گا۔

چنانچہ میں نے اسی وقت آ کر گولی پانی میں گھسائی اور بچے کو دی۔ چونکہ بچے کی حالت نازک ہو چکی تھی گولی اندر ہی نہ گئی بلکہ منہ سے ادھر اُدھر نکل گئی اور بچہ فوت ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور میں نے نعش کو فیض اللہ چک لے جانے کی اجازت طلب کی جو دے دی گئی۔ میں اور دیگر احباب جو میرے ساتھ موجود تھے واپس فیض اللہ چک گئے۔ میں پھر آمدہ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنے کے لئے قادیان آیا۔ حضور مسجد مبارک کے محراب میں جو کھڑکیاں درمیان میں موجود تھیں وہاں تشریف فرما تھے۔ جب سیڑھیوں سے مسجد میں گیا تو حضور کی نظر شفقت مجھ پر پڑ گئی تو فرمایا کہ آگے آ جاؤ۔ وہاں پر بڑے بڑے ارکان حضور کے حلقہ نشین تھے۔ حضور کا فرمانا تھا کہ سب نے میرے لئے رستہ دے دیا۔ حضور نے میرے بیٹھتے ہی فرمایا میں نے معلوم کیا ہے کہ آپ نے اپنے بچے کی وفات پر بڑا صبر کیا ہے۔ میری کمر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا میں نعم البدل کے واسطے دعا کروں گا۔ چنانچہ اس کا نعم البدل حضور کی دعا سے مجھے لڑکا ہوا جس کا نام فضل الرحمٰن حکیم ہے جو اس وقت بحیثیت مبلغ گولڈ کوسٹ سالٹ پانڈ اور لیگوس میں تبلیغ کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بچے کو بھی سچی قربانی کی توفیق بخشے اور سلسلہ کا سچا خادم و مبلغ ہووے"۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳ صفحہ ۲۶۱، ۲۶۲)

اب دیکھیں غانا میں بھی کثرت سے لوگ اس بات کے گواہ ہیں کہ کس طرح حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب حکیم نے ایک لمبے عرصے وہاں بڑی مشکلات میں خدمت سرانجام دی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں۔

"حافظ نبی بخش صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک دفعہ بوجہ کمزوری نظر حضرت خلیفہ اولؓ کے پاس علاج کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت خلیفہ اولؓ نے فرمایا کہ شاید موتیا اترے گا۔ میں نے دو اور ڈاکٹروں سے بھی آنکھوں کا معائنہ کرایا سب نے یہی کہا کہ موتیا اترے گا تب میں مضطرب و پریشان ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تمام حال عرض کر دیا۔ حضورؑ نے الحمد للہ پڑھ کر میری آنکھوں پر دست مبارک پھیر کر فرمایا "میں دعا کروں گا" اس کے بعد نہ وہ موتیا اترا اور نہ ہی وہ کم نظر رہی۔" (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۳، ۲۴، روایت نمبر ۲)

ایک اور روایت میں حضرت حافظ حامد علی صاحب جو پہلی بار ۱۸۷۸ء اور ۱۸۸۰ء کے درمیان کسی وقت قادیان تشریف لائے تھے۔ قادیان سے واپس جا کر آپؓ خطرناک پیچش سے علیل ہو گئے اور جلد ہی دوبارہ قادیان آ گئے جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے علاج اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے شفا عطا فرمائی۔ اس کے بعد آپؓ نے حضرت اقدسؑ کی خدمت کو اپنا شعار بنا لیا تو حضور علیہ السلام نے آپؓ کی تنخواہ ایک روپیہ مقرر فرمائی۔ حضرت حافظ صاحبؓ فرمایا کرتے تھے "اس ایک روپیہ میں میں نے جو برکت دیکھی ہے اس کے بعد کی زندگی میں بڑی بڑی ملازمتوں میں بھی اس برکت کو نہ پایا......" (اصحاب احمد جلد ۱۳۔ صفحہ ۴ تا ۶)

حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ کے ایک چھوٹے بھائی حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ کی منگنی آپؓ کے احمدیت کی طرف میلان کے باعث ٹوٹ گئی۔ پھر آپؓ کی پھوپھی نے اپنی بیٹی کا رشتہ آپؓ کے لئے پیش کیا تو آپؓ حضرت اقدسؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور لڑکی کے سارے حالات عرض کرتے ہوئے یہ بھی بتایا کہ وہ بچپن میں مٹی کھایا کرتی تھی۔ حضورؑ نے فرمایا کہ جو عورتیں بچپن میں مٹی کھاتی ہیں وہ فطرتاً کمزور ہوتی ہیں اور ان کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے۔ لیکن جب آپؓ نے اصرار کے ساتھ حضورؑ سے اجازت چاہی تو فرمایا "کر لو، لیکن اولاد کمزور ہو گی"۔

آپؓ بیان کرتے ہیں کہ ویسا ہی ہوا جیسا حضورؑ نے فرمایا تھا اور بیوی کو اٹھرا کی بیماری تھی اور یکے بعد دیگرے چار لڑکے فوت ہو گئے، علاج سے بھی افاقہ نہ ہوا تو میں نے حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا حال عرض کر کے کہا کہ غریب آدمی ہوں اور علاج نہیں کروا سکتا۔ حضورؑ نے دریافت فرمایا "پھر کیا چاہتے ہو؟"۔ عرض کیا "آپؑ دعا کریں"۔ اِس پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے دروازے پر ہی کھڑے ہو گئے اور ظہر سے عصر کی اذان تک مسلسل رو رو کر دعا کی، آپؑ کے آنسو داڑھی مبارک سے ٹپکتے رہے اور میں تھک کر دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا رہا اور سوچنے لگا کہ میں نے آپؑ کو اس قدر کیوں تکلیف دی۔ اگر اولاد نہ ہوتی تب بھی کوئی حرج نہیں تھا مگر آپؑ کو اتنی تکلیف ہرگز نہیں دینی چاہئے تھی۔ آپؑ نے دعا ختم کی اور فرمایا کہ اٹھرا کی بیماری دور ہو گئی ہے۔ اِس حمل میں لڑکا ہو گا، آپ کی بیوی اور بچے کی شکل مجھے دکھائی گئی ہے۔...... چنانچہ حضورؑ کی دعا کے بعد سے اب تک کوئی بچہ فوت نہیں ہوا اور چار لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں۔

(اصحاب احمد جلد ۱۳۔ صفحہ ۹۴، ۹۵)

حضرت منشی زین العابدین صاحبؓ مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ شدید کھانسی کی حالت میں قادیان آ کر حضورؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ چھ ماہ سے کئی علاج کروائے ہیں لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ آپؑ اُس وقت کمرے میں ٹہل رہے تھے، پوچھا "امیرانہ علاج کرانا ہے یا غریبانہ"۔ عرض کیا جیسے

Earlsfield Properties

Landlords & landladies

Guaranteed rent

your properties are urgently required

Tel: 020-8265-6000

مناسب سمجھیں- فرمایا" زمیندار بالعموم غریب ہی ہوتے ہیں، اچھا آپ علاج کے لئے کتنے پیسے لائے ہیں؟"- عرض کی پانچ روپے- فرمایا"لاؤ"- میں نے دے دیئے- فرمایا" جاؤاب آپؓ کو کبھی کھانسی نہ ہوگی"- میں نے بے تکلفی سے عرض کیا"کیا آپؑ کے پاس کوئی جادو ہے؟"- فرمایا" میں جو کہتا ہوں اب بیماری نہیں ہوگی"- پھر حضرت حافظ حامد علی صاحبؓ سے فرمایا" گاؤں کے لوگوں کو تسلی نہیں ہوتی جب تک ان کو دوانہ دی جائے"- پھر دھیلے کی ملٹھی، دھیلے کی الائچی اور دھیلے کا منقہ منگوایا اور خود گولیاں بنا کر دیں اور پانچ روپے بھی مجھے واپس دیتے ہوئے فرمایا" آپ کی کھانسی تو دور ہو چکی ہے ان پانچ روپوں کا گھی استعمال کرو موٹے بھی ہو جاؤ گے"-(اصحاب احمد جلد ۱۳. صفحہ ۹۶،۹۷)

حضرت صاحبزادہ سراج الحق نعمانی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک بار نزلہ کی ایسی شدید شکایت ہوئی کہ چار برس تک ختم نہ ہوئی- دودھ پینا اور خوشبو سونگھنا تو زہر بن جاتا تھا۔

بعض لوگوں کو دودھ کی الرجی ہوتی ہے اور بکثرت میرے پاس ایسے مریض آتے ہیں۔ بچے بھی خاص طور پر کہ دودھ پیتے ہی شدید چھینکیں اور نزلہ شروع ہو جاتا ہے۔

فرماتے ہیں دودھ پینا اور خوشبو سونگھنا تو زہر بن جاتا تھا۔ ایک روز بعد نماز عشاء مسجد مبارک کی شہ نشین پر حضور علیہ السلام اپنے صحابہ کے ہمراہ تشریف فرما تھے- حضورؑ نے دودھ طلب فرمایا اور ایک گھونٹ پی کر گلاس حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں دے کر فرمایا کہ "پی لو"- آپؓ نے اپنی بیماری کا عرض کیا تو فرمایا "خیر پی بھی لو، کاہے کا زکام وکام"- اس پر آپؓ نے اُسی وقت دودھ سے بھرا سارا گلاس پی لیا اور آپؓ فرمایا کرتے تھے کہ اُس کے بعد پھر کبھی نزلہ نہیں ہوا-(تذکرۃ المہدی حصہ اوّل مؤلفہ پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۱۰،۱۱)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ حضور سیر سے واپس آرہے تھے، ہم حضورؑ کے ہمراہ تھے۔ ایک شخص کو حضور کا منتظر فرمایا۔ وہ بے تحاشا حضورؑ کی طرف دوڑا اور حضورؑ کے قدم پکڑنا چاہے حضورؑ نے اسے پکڑا اور سیدھا کھڑا کر کے پوچھا کہ کیا بات ہے۔ اس نے کہا کہ میری زندگی موت سے بدتر ہے، آپؑ دعا کریں کہ مجھے اس زندگی سے نجات مل جائے۔ حضورؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ خدا نے تو مجھے زندہ کرنے کیلئے بھیجا ہے، مارنے کیلئے تو نہیں بھیجا۔ میں آپ کی صحت کے لئے دعا کروں گا۔ وہ شخص مرگی کے ظالم مرض میں مبتلا تھا۔ اسکے بعد وہ بیس دن قادیان میں ٹھہرا رہا لیکن اس پر مرض کا کوئی حملہ نہیں ہوا۔ پھر وہ بیعت کر کے گیا۔ بعد ازاں دو سال تک کبھی نہ کبھی اس سے ملنے کا اتفاق ہوتا رہا اور وہ یہی بتاتا تھا کہ اس کے بعد مجھ پر اس مرض کا کبھی حملہ نہیں ہوا۔(اصحاب احمد جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۳۹)

حضرت شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے قادیان ہجرت کر آنے سے پہلے کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح آٹھ بجے کے قریب ہم آٹھ نو افراد کے ہمراہ موضع بسراواں کی طرف سیر کیلئے نکلے۔ راستہ میں ایک دیہاتی کو جس نے کندھے پر گنے اٹھائے ہوئے تھے اپنی طرف آتا دیکھ کر ٹھہر گئے۔ اس نے قریب آکر کہا: مرزا جی السلامُ علیکم۔ اُس نے گنے زمین پر ڈال دیئے اور پنجابی میں کہا کہ بارش کی کمی کی وجہ سے کنوؤں کا پانی سوکھ گیا ہے، مویشی بھوکے پیاسے مرنے لگے ہیں، فصل تباہ ہو گئی ہے، گنے میں دیکھئے رس نہیں رہا۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ فرمایا: اچھا ضرور کروں گا۔ اور حضور روانہ ہوگئے اور اُس نے کہا کہ گنے میں آپ کے گھر چھوڑ آتا ہوں۔ یعنی ان میں رس نہیں تھا وہ خود دیکھ لیں۔ کوئی دو بجے بعد دوپہر ایک بادل ظاہر ہوا اور دیکھتے دیکھتے پورے آسمان پر چھا گیا اور خوب زور سے بارش ہوئی اور اسی وجہ سے مجھے رات قادیان میں ٹھہرنا پڑا۔(اصحاب احمد جلد نمبر ۱۰ صفحہ ۲۳۹)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ہمارے نانا ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی ایک روایت بیان کرتے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مجھے تین مہینے کی رخصت لے کر مع اہل واطفال قادیان میں ٹھہرنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں میں ایسا اتفاق ہوا کہ والدہ ولی اللہ شاہ کے دانت میں سخت شدت کا درد ہو گیا جس سے ان کو نہ رات کو نیند آتی تھی نہ دن کو۔ ڈاکٹر علاج بھی کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے بھی دوا دی مگر آرام نہ آیا۔ حضرت ام المومنین نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کی بیوی کو دانت میں سخت درد ہے اور آرام نہیں آتا۔ حضرت نے فرمایا کہ ان کو یہاں بلائیں کہ وہ مجھے بتائیں کہ انہیں کہاں تکلیف ہے۔ چنانچہ انہوں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ مجھے اس دانت میں سخت تکلیف ہے۔ ڈاکٹری اور مولوی صاحب کی بہت دوائیں استعمال کی ہیں مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔

آپ نے فرمایا کہ آپ ذرا ٹھہریں۔ چنانچہ حضور نے وضو کیا اور فرمانے لگے کہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ آرام دے دے گا، گھبرائیں نہیں۔ حضور نے دو نفل پڑھے اور وہ خاموش بیٹھی رہیں اتنے میں انہیں محسوس ہوا کہ جس دانت میں درد ہے اس دانت کے نیچے سے ایک شعلہ قدرے دھوئیں والا دانت کی جڑ سے نکل کر آسمان کی طرف جاتا ہے اور ساتھ ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ چنانچہ جب وہ شعلہ آسمان تک جا کر نظر سے غائب ہو گیا تو تھوڑی دیر بعد حضور نے سلام پھیرا۔ وہ درد رفع ہو چکا تھا۔ حضور نے فرمایا کیوں جی اب آپ کا کیا حال ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضور کی دعا سے آرام آگیا اور ان کو بڑی خوشی ہوئی کہ خدا نے ان کو اس عذاب سے بچا لیا۔

(سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۶۲،۲۶۳ روایت نمبر ۸۸۴)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور روایت بیان کرتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ اوائل میں مَیں نوگاؤں میں پٹواری ہوتا تھا اور میری پچپن روپے سالانہ تنخواہ تھی مگر میں نے ایک اور پٹواری کے ساتھ مل کر جو تحصیل پائل میں ہوتا تھا اپنا تبادلہ تحصیل پائل میں کروا لیا لیکن وہاں جانے کے بعد میرا دل نہیں لگا اور میں بہت گھبرایا کیونکہ وہ ہندو جاٹوں کا گاؤں تھا جہاں کوئی مسجد نہیں تھی اور نوگاؤں میں جس کو میں چھوڑ آیا تھا مسجد تھی۔ مَیں نے حضرت صاحب سے عرض کی کہ یہاں میرا دل بالکل نہیں لگتا۔ حضور دعا کریں کہ مَیں پھر نوگاؤں میں چلا جاؤں اور بڑی بے قراری سے عرض کیا۔ حضور نے فرمایا جلدی نہیں کرنی چاہئے اپنے وقت پر یہ سب کچھ خود بخود ہو جائے گا۔

میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد میرا تبادلہ غوث گڑھ میں ہو گیا۔ یہاں میرا اتنا دل لگا کہ نوگاؤں کی خواہش دل سے نکل گئی اور میں نے حضرت کے فرمان کی تاویل کرلی کہ چونکہ غوث گڑھ بھی مسلمانوں کا گاؤں ہے اور اس میں مسجد ہے اور یہاں میرا دل بھی خوب لگ گیا ہے اس لئے حضرت کے فرمان کے یہی معنی ہونگے جو پورے ہوگئے۔ مگر کچھ عرصہ بعد نوگاؤں کا حلقہ خالی ہوا اور تحصیلدار نے میری ترقی کی سفارش کی اور لکھا کہ ترقی کی یہ صورت ہے کہ مجھے علاوہ غوث گڑھ کے نوگاؤں کا علاقہ بھی جو وہ بھی پچپن روپے سالانہ کا تھا دے دیا جائے اور دونوں حلقوں کی تنخواہ یعنی ایک سو دس روپے مجھے دی جائے۔ یہ سفارش مہاراج سے منظور ہوگئی اور اس طرح میرے پاس غوث گڑھ اور نوگاؤں دونوں حلقے آگئے اور ترقی بھی ہو گئی۔

میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کا خاص اقتداری فعل تھا ورنہ نوگاؤں غوث گڑھ سے پندرہ کوس کے فاصلہ پر ہے اور درمیان میں کئی غیر حلقے ہیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ غوث گڑھ کا تمام گاؤں میاں عبداللہ صاحب کی تبلیغ سے احمدی ہو چکا ہے اور غوث گڑھ کے احمدی بھی اس وقت دنیا میں بکثرت پھیلے پڑے ہیں۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ تمام دیہات ریاست پٹیالہ میں واقع ہیں۔(سیرت المہدی حصہ اول روایت نمبر ۱۶۴ صفحہ ۱۷۹)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے ایک غیر معمولی ولادت کا نشان۔ فرماتے ہیں بیان کیا مجھ سے منشی عطا محمد پٹواری نے کہ جب میں غیر احمدی تھا اور ونجواں ضلع گورداسپور میں پٹواری ہوتا تھا تو قاضی نعمت اللہ صاحب خطیب بٹالوی جن کے ساتھ میرا ملنا جلنا تھا مجھے حضرت کے متعلق بہت تبلیغ کیا کرتے تھے مگر میں پرواہ نہیں کرتا تھا۔ ایک دن انہوں نے مجھے بہت تنگ کیا۔ میں نے کہا اچھا میں تمہارے مرزا کو خط لکھ کر ایک بات کے متعلق دعا کراتا ہوں۔ اگر وہ کام ہو گیا تو میں سمجھ لوں گا کہ وہ سچے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے حضرت صاحب کو خط لکھا کہ آپ مسیح موعود اور ولی اللہ ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں اور ولیوں کی دعائیں سنی جاتی ہیں، آپ میرے لئے دعا کریں کہ خدا مجھے خوبصورت صاحبِ اقبال لڑکا جس بیوی سے چاہوں عطا کرے اور نیچے مَیں نے لکھ دیا کہ میری تین بیویاں ہیں مگر کئی سال ہوگئے آج تک کسی کی اولاد نہیں ہوئی۔ مَیں چاہتا ہوں کہ بڑی بیوی کے بطن سے لڑکا ہو۔

حضرت صاحب کی طرف سے مجھے مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرحوم کا ہاتھ کا لکھا ہوا خط گیا کہ "مولا کے حضور دعا کی گئی، اللہ تعالیٰ آپ کو فرزند ارجمند، صاحبِ اقبال خوبصورت لڑکا جس بیوی سے آپ چاہتے ہیں عطا کرے گا"۔ یہ دعا نہیں کہ عطا کرے، "عطا کرے گا مگر شرط یہ کہ آپ زکریا والی توبہ کریں"۔ حضرت زکریا والی توبہ سے مراد یہ ہے کہ آپ نے کلیۃً اللہ کی طرف انابت اختیار کرلی تھی اور ایسی حالت میں کہ ناممکن تھا کہ ان کی بڑھیا بیوی سے بچہ ہو سکے، آپ نے تمام تر توکل اللہ پر کیا تو اس سے مراد ہے زکریا والی توبہ۔

منشی عطا محمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ مَیں ان دنوں سخت بے دین اور شرابی کبابی، راشی مرتشی ہوتا تھا۔ چنانچہ مَیں نے جب مسجد میں جا کر ملاں سے پوچھا کہ زکریا والی توبہ کیسی تھی تو لوگوں نے تعجب کیا کہ یہ شیطان مسجد میں کس طرح آگیا مگر وہ مُلاں مجھے جواب نہ دے سکا۔ پھر میں نے دھرم کوٹ کے مولوی فتح دین مرحوم احمدی سے پوچھا تو انہوں نے کہا "زکریا والی توبہ بس یہی ہے کہ بے دینی چھوڑ دو"۔

اب انہوں نے اس توبہ کی غلط تشریح کی ہے۔ نعوذ باللہ حضرت زکریا میں تو کوئی بے دینی نہیں تھی مگر انہوں نے اپنی طرف سے یہی تاویل کرلی۔ "حلال کھاؤ، نماز روزہ کے پابند ہو جاؤ"۔ اب حضرت زکریا سے زیادہ کون حلال کھاتا تھا اور نماز روزہ کا پابند تھا۔ شراب چھوڑ دی۔ اب یہ شراب

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

انہوں نے کہا یہ بھی چھوڑ دو۔ نعوذ باللہ من ذلک حضرت زکریا بھی گویا شراب پیتے تھے۔ تو اصل بات وہی ہے کہ صرف انابت الی اللہ مراد ہے۔ رشوت بھی ترک کر دی اور صلوٰۃ و صوم کا پابند ہو گیا۔

چار پانچ ماہ کا عرصہ گزرا ہو گا کہ مَیں ایک دن گھر گیا تو اپنی بڑی بیوی کو روتے ہوئے پایا۔ سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ پہلے مجھ پر یہ مصیبت تھی کہ میرے اولاد نہیں ہوتی تھی، آپ نے میرے پر دو بیویاں کیں اس کی بھی مصیبت آئی۔ اب یہ مصیبت آئی ہے کہ میرے حیض آنا بند ہو گیا ہے گویا اولاد کی کوئی امید ہی باقی نہیں رہی۔ ان دنوں میں اس کا بھائی امرتسر میں تھانیدار تھا۔ چنانچہ اس نے مجھے کہا کہ مجھے میرے بھائی کے پاس بھیج دو کہ علاج کراؤں۔ مَیں نے کہا وہاں کیا جاؤ گی یہیں دائی کو بلا کر دکھلاؤ اور اس کا علاج کراؤ۔ چنانچہ اس نے دائی کو بلوایا اور کہا مجھے کچھ دوا وغیرہ دو۔ دائی نے سرسری دیکھ کر کہا میں تو دوائی نہیں دیتی نہ ہاتھ لگاتی ہوں کیونکہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے۔ خدا تیرے اندر بھول گیا ہے یعنی اللہ نے بھول کر تجھے اولاد دے دی ہے۔ مَیں نے کہا ایسا نہ کہو بلکہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی تھی۔

پھر منشی صاحب بیان کرتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد حمل کے آثار ظاہر ہو گئے اور مَیں نے اردگرد سب کو کہنا شروع کیا کہ دیکھ لینا کہ میرے لڑکا پیدا ہو گا اور ہو گا بھی خوبصورت۔ مگر لوگ بڑا تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر ایسا ہو گیا تو واقعی بڑی کرامت ہے۔ آخر ایک دن رات کے وقت لڑکا پیدا ہوا اور خوبصورت ہوا۔ اسی وقت دھرم کوٹ بھاگا گیا جہاں میرے کئی رشتہ دار تھے اور لوگوں کو اس کی پیدائش سے اطلاع دی۔

ایک دوسری روایت یہ ہے کہ اس بچے کو اٹھا کر میں اسی حالت میں دھرم کوٹ لے گیا اور اس دائی نے جس نے پیدائش کروائی تھی اس نے منتیں کیں کہ مر جائے گا، سردی ہے، کپڑا بھی نہیں ابھی اس پہ لپیٹا۔ اس نے کہا یہ نہیں مرتا، جو ہو جائے یہ حضرت مرزا صاحب کی دعا کا نشان ہے، کسی قیمت پر نہیں مرے گا، بڑا ہو گا۔ چنانچہ کئی لوگ اسی وقت بیعت کے لئے قادیان روانہ ہو گئے مگر بعض نہیں گئے۔ اور پھر اس واقعہ پر دونوں کے بھی بہت سے لوگوں نے بیعت کی اور مَیں نے بھی بیعت کر لی اور لڑکے کا نام عبدالحق رکھا۔ (سیرت المہدی حصہ اول صفحہ ۲۲۱، ۲۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب کے رشتہ کا انتظام ہو گیا ہے۔ یہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی روایت ہے چنانچہ حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر بیان کیا کہ جب میری پہلی بیوی فوت ہو گئی تو مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ بعض دوستوں نے کہا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہئے کہ حضور آپ کے لئے رشتہ کا انتظام فرمائیں۔ مَیں نے جواب دیا کہ مَیں نے دعا کے لئے عرض کر دیا ہے انشاء اللہ آسمان سے ہی انتظام ہو جائے گا۔

ابھی بیس دن بھی نہیں گزرے تھے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے پاس گجرات کے ضلع سے ایک خط آیا کہ حافظ صاحب سے دریافت کریں کہ اگر رشتہ کی ضرورت ہے تو ایک رشتہ موجود ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے بغیر میرے پوچھنے کے اپنی طرف سے خط لکھ دیا کہ ہم کو منظور ہے اور مجھے فرمانے لگے کہ آپ کی شادی کا انتظام ہو گیا ہے۔ مَیں نے پوچھا حضور کہاں؟۔ فرمایا آپ کو اس سے کیا۔ آخر وہ معاملہ جناب الٰہی نے نہایت خیر و خوبی سے تکمیل کو پہنچایا اور ہمارے لئے نہایت بابرکت ثابت ہوا۔ (سیرت المہدی حصہ سوم صفحہ ۱۱۸ روایت نمبر ۶۶۹)

حضرت مولوی رحمت علی صاحب آف پھیروچچی کا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آموں کا باغ بعض غیر از جماعت دوستوں نے پھل پر خرید رکھا تھا- اس سال خشک سالی تھی اور پھل زیادہ گرنے کے باعث سخت نقصان ہو رہا تھا- ایک دن اُنہوں نے مجھے خاص طور پر کہا کہ اپنے مرشد سے بارش کے لئے دعا کرائیں- چنانچہ اُسی روز جب حضرت صاحب عصر کے بعد باغ میں تشریف لائے تو میں نے دعا کے لئے عرض کی- یہ سنتے ہی آپؑ نے اسی وقت دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور دعا کرنے کے فوراً بعد فرمایا واپس گھر چلو حالانکہ آپؑ شام تک چہل قدمی کیا کرتے تھے- خاکسار نے صاحبزادی کو اٹھایا ہوا تھا، میں بھی آپؑ کے پیچھے چل پڑا- اللہ تعالیٰ گواہ ہے کہ ابھی آپؑ اور حضرت اماں جانؓ الدّار میں داخل ہی ہوئے تھے کہ معمولی سی بدلی سے موسلادھار بارش شروع ہو گئی اور نالیاں پانی سے بھر کر بہنے لگ گئیں- یہ بھی خدا تعالیٰ کی شان تھی- بارش رُکنے پر جب میں واپس باغ والوں کے پاس خوشی خوشی گیا تو وہ سب کھڑے ہو گئے اور یک زبان ہو کر کہنے لگے کہ اگر ہمیں پہلے پتہ ہوتا کہ آپ کے پیر و مرشد خدا تعالیٰ کے اتنے پہنچے ہوئے ہیں تو ہم اپنے اس قدر نقصان سے قبل ہی دعا کی درخواست کر دیتے-"میرے والدین"۔ صفحہ ۱۶، ۱۷۔ مؤلفہ احسان الٰہی صاحب)

حضرت چودھری عمر بخش صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (مونگ ضلع منڈی بہاؤالدین) اپنی بیعت کا ذکر یوں بیان کرتے ہیں کہ جب میں اپنے گاؤں سے نکلا تو میرے کنبہ والے بہت جوش و خروش میں آئے اور ایک طرح اُن کے گھر ماتم پڑ گیا- وہ میری تلاش میں ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے نکلے- مجھے معلوم ہوا کہ میرے مارنے کے لئے پیچھے لگے آرہے ہیں تو میں ایک گیہوں کے کھیت میں جا چھپا- وہ میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے کھیت کے پاس سے گزر گئے اور میں اُن کی باتیں سنتا تھا لیکن انہوں نے مجھے نہ دیکھا اور جا کر اسٹیشن پر تلاش کیا اور مجھے نہ پا کر آخر خائب و خاسر واپس لوٹے-

جب وہ اس کھیت کے پاس سے جس میں میں چھپا ہوا تھا گزر گئے تو میں اس کھیت سے نکل کر پہلے اسٹیشن منڈی بہاؤالدین (جہاں سے میں نے سوار ہونا تھا) اور دوسرے اسٹیشن چیلیانوالہ کو چھوڑتا ہوا تیسرے اسٹیشن ڈنگہ پر جا پہنچا اور وہاں سے پھر سوار ہو کر قادیان پہنچا- جب میں قادیان پہنچا تو اُن دنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام باغ میں رہتے تھے- میں نے عصر کی نماز کے بعد حضرت اقدس کے دست مبارک پر بیعت کی- جب بیعت کر چکا تو عرض کیا کہ مجھے دیر سے ورم طحال ہے اس کے لئے آپؑ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس مرض سے مجھے شفا دے۔ مرض طحال غالباً تلی کے سوجنے کا مرض ہے جو بڑا مہلک ہوتا ہے- آپؑ نے وہاں ہاتھ لگایا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بہت دیر تک دعا کی۔ جونہی حضرت صاحب نے دعا ختم کر کے اپنے ہاتھ اپنے چہرہ مبارک پر ملے اور میں نے اپنا ہاتھ اپنے پیٹ پر ملا تو مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اثنائے دعا میں ہی میرے پیٹ سے کوئی تلّی نکال کر لے گیا اور ورم وغیرہ سب کچھ جاتا رہا- اور فوراً شفا ہو گئی- اُس دن سے پندرہ سال ہوئے آج تک مجھے پھر مرض طحال نہیں ہوئی- (اخبار الحکم قادیان، ۲۱/ اپریل ۱۹۲۰ء۔ صفحہ ۱، ۲)

حضرت میاں سراج الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ آف سمبڑیال ضلع سیالکوٹ بیان کرتے ہیں کہ خاکسار اور اخویم حسن محمد خاں صاحب ۱۹۰۶ء میں اپنے ملازمین کو لاہور چھوڑ کر زیارت کے لئے قادیان گئے- دوسرے دن دوپہر کے وقت ہم نے ایک صاحبزادہ صاحب کی معرفت حضرت اقدس سے اجازت چاہی- آپؑ اُسی وقت باہر دروازہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا عصر پڑھ کر نہ جاؤ گے؟ ہم نے آدمیوں کا اور گاڑی کے وقت کا عذر پیش کیا تو فرمایا اچھا جاؤ اور مصافحہ کیا اور رخصت دی۔ لیکن خدا کی حکمت اور حضرت صاحب کے خلافِ منشاء چلنے سے چند گھنٹوں کی دیر جو ہم برداشت نہ کر سکتے تھے، اس کی بجائے ہمیں دنوں کیا مہینوں خراب ہونا پڑا-

حضرت میاں سراج الدین صاحبؓ نے آگے چل کر اپنے آئندہ سفر کی دردناک تفصیلات پر روشنی ڈالی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بٹالہ جاتے ہوئے گاڑی کتھو ننگل سے بھی نکل گئی چنانچہ رات بٹالہ سٹیشن پر گزارنی پڑی اور دونوں چودہ گھنٹہ بعد لاہور پہنچے- یہاں سے بمبئی کا ٹکٹ لیا- سفر شروع کیا تو احمد آباد اسٹیشن پر چھوٹے بھائی کا نصف ٹکٹ لینے پر پکڑے گئے- پھر بمبئی پہنچے تو بیمار ہو گئے- بمبئی سے کپڑا خرید کر پونا کے قریب فروخت کے لئے پہنچے تو وہاں طاعون کی وجہ سے گاؤں والوں نے دونوں کو نکال دیا۔ یہ لمبی روایت ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر بات میں، ہر سفر میں ناکامی ہوتی رہی یہاں تک کہ آخر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا کہ ہم حضور کی حکم عدولی کا بہت دکھ اٹھا چکے ہیں۔ چنانچہ آپ نے ہمارے لئے دعا کی اور وہ سارا مال جو ضائع ہو رہا تھا آخر وہ سارا فروخت ہو گیا اور کم سے کم ہمارا رأس المال پورا ہو گیا ورنہ بہت بڑے نقصان کا اندیشہ تھا۔

(روزنامہ "الفضل" ربوہ، ۳۰/جولائی ۱۹۹۸ء)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اقتباس دعا کے تعلق میں کہ دعا چیز

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لئے معروف نام

الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم جیولرز حیدری

اور اب

الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

کیا ہے آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

”نشان کی جڑ دعا ہی ہے۔ یہ اسم اعظم ہے اور دنیا کا تختہ پلٹ سکتی ہے۔ دعا مومن کا ہتھیار ہے اور ضرور ہے کہ پہلے ابتہال اور اضطراب کی حالت پیدا ہو“۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۰۲)

”دعا کے لئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہو گئی۔ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کے سامنے کوئی انہونی چیز نہیں ہے۔ ایک خبیث کے لئے جب دعا کے ایسے اسباب میسر آ جائیں تو یقیناً وہ صالح ہو جاوے“۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۱۰۰)

”دعا عمدہ شے ہے۔ اگر توفیق ہو تو ذریعہ مغفرت کا ہو جاتی ہے اور اسی کے ذریعہ سے رفتہ رفتہ خدا تعالیٰ مہربان ہو جاتا ہے۔ دعا کے نہ کرنے سے اول زنگ دل پر چڑھتا ہے، پھر قساوت پیدا ہوتی ہے، پھر خدا سے اجنبیت، پھر عداوت، پھر نتیجہ سلبِ ایمان ہوتا ہے“۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۶۲۸)

پھر فرماتے ہیں: ”دعا میں بعض دفعہ قبولیت نہیں پائی جاتی تو ایسے وقت میں اس طرح سے بھی دعا قبول ہو جاتی ہے کہ ایک شخص بزرگ سے دعا منگوائیں اور خدا تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ اس مردِ بزرگ کی دعاؤں کو سنے“۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۱۸۲)

”اللہ جلشانہ نے جو دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا۔ جب کوئی شخص بکاوزاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے“۔ (ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۲۱۵)

جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام

مدرسہ حفظ القرآن کا قیام

(رپورٹ:- ناصر پاشا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ برطانیہ کے زیر انتظام ایک مدرسہ حفظ القرآن کا باقاعدہ آغاز ۲ر ستمبر ۲۰۰۰ء سے ہو چکا ہے۔ اس مدرسہ کا قیام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد (فرمودہ ۷ر مئی ۲۰۰۰ء) کے تحت عمل میں لایا گیا ہے۔ اس مدرسہ میں قرآن کریم حفظ کروانے کیلئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اُسے Distance Learning کہا جاتا ہے۔ اس پروگرام میں اب تک برطانیہ کی مختلف جماعتوں سے تین بچیوں سمیت کُل سولہ بچے شامل ہو چکے ہیں۔

مدرسہ حفظ القرآن کے افتتاح کی تقریب کا آغاز ۲ر ستمبر ۲۰۰۰ء کی صبح گیارہ بجے مسجد بیت الفتوح مورڈن میں مکرم و محترم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب امیر جماعت احمدیہ برطانیہ کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم خلیل الرحمٰن ملک صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ برطانیہ نے اس مدرسہ کے قیام کی ضرورت بیان کرتے ہوئے اس کے طریقہ کار پر روشنی ڈالی۔ جس کے بعد مکرم و محترم امیر صاحب نے اپنے مؤثر خطاب میں بتایا کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کی تاریخ میں ایک اہم باب کا آغاز ہو رہا ہے۔ آپ نے احادیث نبوی ﷺ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات کے حوالہ سے حفظ قرآن کریم، اور خوش الحانی سے تلاوت قرآن کی اہمیت کو اجاگر کیا اور فرمایا کہ اس تحریک میں حصہ لینے والے بچے ہماری طرف سے بہت حوصلہ افزائی اور توجہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس مقدس کام کے لئے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ آپ نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کے ذہنوں کو روشن کرے اور انہیں باانداز احسن یہ کام مکمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اجلاس کے آخر میں مکرم حافظ فضل ربی صاحب انچارج مدرسہ حفظ القرآن نے تفصیل سے والدین اور بچوں کو اس پروگرام کی جزئیات سے آگاہ کیا اور ہر بچے کو دیئے جانے والے فولڈر کے بارہ میں سمجھایا۔ والدین اور بچوں کی راہنمائی کے لئے خاص طور پر تیار کئے جانے والے اس فولڈر میں حفظ قرآن کریم کا طریق اور اس کی دہرائی، ہفتہ وار جائزہ اور ماہانہ کلاس کے بارہ میں تفصیلی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔

پھر نماز ظہر اور دوپہر کے کھانے کے بعد تمام بچوں نے ایک آزمائشی حفظ کلاس میں شرکت کی۔ اس کلاس میں بیس منٹ کے اندر مقررہ طریق کار کو اختیار کرتے ہوئے سورۃ الشمس کی ابتدائی پانچ آیات یاد کرنا تھیں۔ الحمدللہ کہ سب بچے اس عملی مشق میں کامیاب ہوئے۔ اس پروگرام کے آخر میں مکرم و محترم عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد فضل لندن نے بچوں اور اُن کے والدین سے خطاب کیا اور احادیث نبویہ کے حوالہ سے تعلیم القرآن کے حصول اور قرآن مجید کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ شام ساڑھے چار بجے دعا کے ساتھ یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

Distance Learning کے اس پروگرام کے تحت بچے اپنے اپنے گھروں میں اپنے والدین کی نگرانی میں بتائے ہوئے طریق کار کے مطابق تیاری کرتے ہیں اور ہفتہ میں ایک بار فون کے ذریعہ ہر بچے کی ترقی کا جائزہ دیئے گئے سلیبس کے مطابق لیا جاتا ہے۔ چونکہ حفظ قرآن کا یہ پروگرام جزوقتی ہے جس کے دوران بچوں کی سکول کی پڑھائی متاثر نہیں ہو گی اس لئے اس پروگرام کے تحت مکمل قرآن کریم حفظ کرنے کی مدت سات سال رکھی گئی ہے۔

پروگرام کے مطابق مہینہ میں ایک بار مدرسہ حفظ القرآن کے طلبہ و طالبات اپنی ماہانہ کلاس میں شریک ہوا کریں گے جہاں مہینہ بھر کا مقررہ نصاب ہر بچے سے سنا جائے گا۔ اس کلاس میں زبانی سوال وجواب سے بچوں کی حفظ کی پختگی جانچی جائے گی اور اُن کی متفرق عملی مشکلات کو پیش نظر رکھتے ہوئے براہ راست ان کی راہنمائی کی جا سکے گی۔

چنانچہ ۳۰ر ستمبر ۲۰۰۰ء بروز ہفتہ کی صبح ساڑھے دس بجے سے شام ساڑھے چار بجے تک مسجد بیت الفتوح مورڈن میں مدرسہ حفظ القرآن کی پہلی ماہانہ کلاس منعقد ہوئی جس میں تمام بچے اور اُن کے والدین شامل ہوئے۔ اس کلاس میں بچوں کے حفظ قرآن کا مختلف طریقوں سے جائزہ لینے کے بعد مکرم حافظ فضل ربی صاحب نے بتایا کہ پچاس فیصد بچوں نے اپنا مکمل نصاب یاد کر لیا ہے جبکہ باقی پچاس فیصد نے اسّی فیصد تک یاد کر لیا ہے اور امید ہے کہ تمام بچے اپنا سہ ماہی نصاب بروقت مکمل کر لیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس تحریک پر لبیک کہنے والے بچوں کے ذہنوں کو جلا بخشے اور اُن کے لئے اس کار خیر کی تکمیل میں آسانی پیدا فرمائے۔

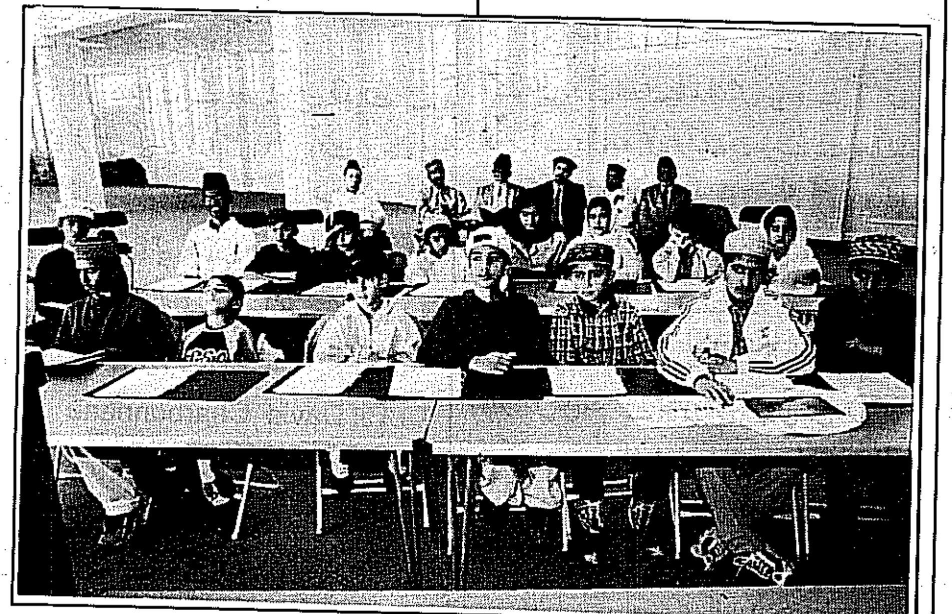

ہفت روزہ الفضل انٹر نیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

Unique Travel یونیک ٹریول

تمام ائرلائنز کے ذریعہ دنیا بھر کے لئے سستی ٹکٹوں اور یقینی نشستوں کی فراہمی کا مرکز

اور بہت سی زبانوں میں ترجمہ کی سہولت

لاہور، اسلام آباد، پشاور، ملتان، فیصل آباد ——— DM 1130,-

فیملی فیئرز (کم از کم چار افراد) ——— DM 1030,-

کراچی ——— DM 885,-

فیملی فیئرز (کم از کم چار افراد) ——— DM 805,-

رابطہ: Tel: 06152-638771 - Fax: 06152-638772

Alte Mainzer str. 36 - 64569 Nauheim (G.Gerau) Germany

BABU ELEKTRONK

ڈیجیٹل سیٹلائٹ ریسیور نئے ماڈلز اور نئے پرانے ٹی وی، ویڈیوز مناسب قیمت پر دستیاب ہیں

Telephone: 06031 693329 + 01714848683

منور احمد و مبارک احمد ۔فریڈبرگ ۔جرمنی

سائنس کارنر

(مرتبہ: ہدایت زمانی، لندن)

طاقتور دوربینوں کی مدد سے نظام شمسی سے باہر ایک سیارے کا براہ راست مشاہدہ کیا گیا

ماہر علوم فلکیات نے نظام شمسی سے باہر ایک سیارے کو دوسرے ستارے کے گرد گھومتے ہوئے پہلی دفعہ براہ راست مشاہدہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک بڑے سیارے سے روشنی منعکس ہوتی دیکھی جو سورج کی جسامت کے برابر ایک ستارے Tau Bootis کے گرد چکر لگا رہا ہے۔ یہ ستارہ زمین سے اتنی دُور ہے کہ اس کی روشنی کو زمین تک پہنچنے میں ۵۰ سال کا عرصہ لگتا ہے۔

ابھی تک ماہرین فلکیات ان سیاروں کی موجودگی کے بارہ میں مختلف قیاس آرائیاں کرتے رہے ہیں مگر ان کا براہ راست مشاہدہ نہیں کر سکے تھے کیونکہ جو روشنی وہ اپنے اپنے ستارہ سے منعکس کرتے ہیں وہ بہت مدہم ہوتی ہے۔

اس دریافت کے بعد ماہرین فلکیات نے ایک کانفرنس کی۔ دراصل اس وقت برطانوی ماہرین فلکیات جو سکاٹ لینڈ میں سینٹ اینڈریو یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہیں اور امریکی ماہرین فلکیات جو ہارورڈ ادارے کے ساتھ منسلک ہیں کے مابین ایک قسم کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔

David Charbonneau جو ہارورڈ گروپ میں ایک ممتاز سائنسدان ہے اس نے بھی اس بات کی تصدیق کی ہے کہ انہوں نے دوربینوں کے ذریعہ اس سیارہ سے اس کے اپنے ستارہ کی روشنی منعکس ہوتے دیکھی ہے اور اس طرح اس کا تجزیہ کر کے وہ سیارہ کے قطر، وزن اور قوت انعکاس کا اندازہ لگانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ادھر سینٹ اینڈریوز گروپ سکاٹ لینڈ کے لیڈر Dr.Andrew Collier Cameron نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ ان کے اپنے نتائج بھی امریکن سائنس دانوں سے ملتے جلتے ہیں۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ امریکن سائنسدانوں نے بھی غالبًا اسی سیارے کا مشاہدہ کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اپنے نتائج کو یقینی بنانے کے لئے ہم ابھی مزید ٹسٹ کر رہے ہیں۔ ان سیاروں کا مشاہدہ کرنے کے لئے جو جدید سائنسی تکنیک استعمال کی جا رہی ہے اس سے ان سیاروں کے گرد کی فضا، سیاروں میں آب و ہوا وغیرہ کا حال معلوم کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر اس بات کا اندازہ لگایا جا رہا ہے کہ آیا ان سیاروں پر اوزون گیس موجود ہے جس سے یہ بات حتمی طور پر ثابت ہو جائے گی کہ ان سیاروں پر زندگی کے آثار ہیں یا نہیں۔

برطانوی سائنس دان کیمرون نے بتایا کہ ابتدائی اندازوں کے مطابق یہ سیارہ جس کا مشاہدہ انہوں نے کیا ہے وہ نظام شمسی کے سب سے بڑے سیارہ Jupiter سے سوا گنا بڑا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امریکی اور برطانوی ٹیموں نے Tau Bootis ستارہ کو مشاہدہ کے لئے اس لئے چنا کیونکہ اس کی جسامت بھی نظام شمسی کے سورج کے لگ بھگ تھی اور اس میں سے روشنی بعض Wave Length پر بہت تیزی سے نکلتی ہے۔ یہ روشنی مدار میں گھومتے ہوئے سیارہ سے ٹکرا کر زمین کی طرف منعکس ہوتی ہے مگر یہ روشن ستارہ کی روشنی سے ہزارواں حصہ مدہم ہوتی ہے جس کی وجہ سے ابھی تک ستارہ کو واضح طور پر دیکھنے میں کامیابی نہیں ہوتی تھی۔

سائنسدانوں نے ستارے سے براہ راست آنے والی روشنی اور اپنے مدار میں سیارہ سے منعکس ہو کر آنے والی روشنی کو ایک دوسرے سے جدا کیا اور ان کا معائنہ کیا۔ ایسا کرنا اس لئے ممکن ہو گیا کیونکہ یہ سیارہ اپنے سورج Tau Bootis کے گرد ۱۵۰ کلو میٹر فی سیکنڈ کے حساب سے چکر لگاتا ہے اور اس رفتار پر روشنی کی ماہیت میں فرق آ جاتا ہے اور ڈوپلر عمل کی وجہ سے دونوں روشنیوں میں امتیاز کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح جب یہ سیارہ اپنے سورج Tau Bootis کے پیچھے ہو کر زمین کی طرف جھکتا ہے اس وقت اس کا رنگ نیلا دکھائی دیتا ہے مگر جب یہ اپنے مدار میں چکر لگاتا ہوا ٹاؤ بوٹس سے دوسری طرف چلا جاتا ہے تو اس کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ ان دونوں روشنیوں یعنی ستارہ سے براہ راست آنے والی اور سیارہ سے منعکس ہو کر آنے والی روشنی میں امتیاز کر کے ہم سیارہ کی سطح پر آب و ہوا کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ماہر فلکیات ایک عرصہ سے قیاس آرائیاں کر رہے تھے کہ ہماری کائنات میں اور بھی ستارے ہیں جن کے گرد سیارے گھوم رہے ہیں۔ مثلاً جنیوا آبزرویٹری کے ساتھ منسلک سائنسدان Michael Mayor نے ۱۹۹۵ء میں ایک ستارہ کو ڈگمگاتے دیکھ کر اس کے قریب بڑے سیارہ کی نشاندہی کی تھی۔ اسی طرح امریکن ماہر فلکیات Geoff Marcy نے تین سیاروں کی پیشگوئی کی جو ستارہ Upsilon Andromedae کے گرد چکر لگا رہے ہیں اور یہ ہمارے نظام شمسی سے باہر ایک اور نظام شمسی کی پہلی دریافت تھی۔ مگر اس سے پیشتر کسی نے بھی براہ راست ان ستاروں کے مدار میں گھومنے والے سیارہ کا براہ راست مشاہدہ نہیں کیا تھا۔ ٹاؤ بوٹس کے اس سیارہ کے براہ راست مشاہدہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ ہماری کائنات میں بے شمار نظام شمسی اور سیارے موجود ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ہماری گیلیکسی میں ۲۰۰ بلین ستارے ہیں اور ابھی تک ہم ۲۰۰ سے بھی کم کا سروے کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور ان میں سے ۲۰ کے قریب ایسے ستاروں کا اندازہ لگایا گیا ہے جن کے گرد سیارے گھومتے ہیں۔

سائنسدان اس سلسلہ میں مزید تحقیق کر رہے ہیں اور یورپین خلائی ایجنسی ۲۰۱۰ء میں ڈارون مشن کے نام سے چھ طاقتور دوربینوں کے نظام کو خلا میں بھیج رہی ہے جو ان سیاروں کا جائزہ لے گی جن کی جسامت ہماری زمین کے لگ بھگ ہے اور یہ معلوم کرے گی کہ ان میں اوزون گیس کے کوئی آثار پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ جس سے یہ اندازہ لگانا آسان ہو جائے گا کہ ان میں زندگی کے کوئی آثار ہیں یا نہیں۔

Dr.Alan Penny جو گورنمنٹ کی Rutherford Appleton لیبارٹری میں ڈاکٹر کیمرون کے ساتھ کام کرتا ہے نے کہا ہے کہ انہیں یقین ہے کہ اگلے ۲۰ سالوں میں وہ کسی سیارے پر زندگی کے آثار کا پتہ چلا لیں گے۔

TOWNHEAD PHARMACY

FOR ALL YOUR

PHARMAECUTICALS NEEDS

☆......☆......☆

31 Townhead Kirkintilloch

Glasgow G66 1NG

Tel: 0141-211-8257

Fax: 0141-211-8258

بقیہ: خطاب جلسہ سالانہ جرمنی از صفحہ ۴

حضرت فضل احمد صاحب رضی اللہ عنہ پٹواری۔ حلقہ گورداسپور

آپؓ اندازاً ۱۸۹۰ء میں پیدا ہوئے۔ مئی ۱۹۰۴ء میں تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں بیعت کی مگر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت سے دو سال پہلے سے ہی فیضیاب ہو رہے تھے کیونکہ اپنے والد صاحب کے ساتھ جمعہ ادا کرنے آتے تھے۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں چھٹی تک تعلیم بھی پائی۔

آپ بیان فرماتے ہیں کہ: "میں عموماً اوقات نماز میں مسجد مبارک جایا کرتا تھا اور بورڈنگ کے لئے لڑکے بھی مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کے لئے آجایا کرتے تھے۔ چونکہ حضور سے مصافحہ کرنے کا شوق میں سب پیش پیش رہا کرتے تھے اس لئے مہمانوں کو بہت کم موقع مصافحہ کے لئے ملتا تھا یا دِقت ہوتی تھی۔ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے لڑکوں کو مسجد مبارک میں آنے سے رکوا دیا جو بورڈنگ میں رہا کرتے تھے۔ غالبًا ایک دو دن کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اب لڑکے نماز کے لئے کیوں نہیں آتے، کیا وجہ ہے؟ تو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے فرمایا کہ حضور میں نے رکوا دئے ہیں، مہمانوں کو تکلیف ہوتی تھی تو حضورؑ نے مولوی صاحب کو فرمایا کہ ہم آج موئے کل دوسرا دن۔ مولوی صاحب یہ بچے ہماری خبر تین پشت تک دیں گے۔ اپنی اولادوں کو کہیں گے کہ ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا اور ان کی اولادیں کہیں گی ہمارے باپ دادا نے خدا کے مسیح کو دیکھا، انہیں مت روکو۔

پھر یہ تجویز ہوا کہ ایک کلاس کے لڑکے ایک نماز میں آجایا کریں اور ہائی کلاس کے لڑکے ہر نماز میں شامل ہو سکتے ہیں"۔ (روایت فضل احمد صاحب پٹواری، گورداسپور۔ رجسٹر روایات نمبر ۱ صفحہ ۴۷۱)

اب یہاں بھی کثرت سے انہی لوگوں کی اولادیں ہیں جو ہمیشہ فخر کرتی رہیں گی کہ ہمارے باپ دادا نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔ (باقی اگلے شمارہ میں انشاء اللہ)

بقیہ: مجلس انصار اللہ کا قیام از صفحہ نمبر ۱۲

بنصرہ العزیز کی طرف سے دعوت الی اللہ کے لئے جو آواز دی جا رہی ہے۔ اس کی اولین مخاطب مجلس انصار اللہ ہی ٹھہرتی ہے اور انبیاء کرامؑ کی زندگی کے حالات اس بات کو واضح کر دیتے ہیں کہ منصب نبوت و رسالت پر عموماً مامورین اپنی چالیس سال کی عمر میں فائز کئے جاتے رہے ہیں۔ جن کا سب سے اہم کام دعوت الی اللہ ہوتا ہے۔ لہذا مجلس انصار اللہ پر اپنی عمر کی نسبت سے دعوت الی اللہ کے کام کو سرانجام دینے کی دوہری ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور مجلس کے قیام کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اسلام و احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنا اور مجلس کے قیام کا دوسرا اہم مقصد تربیت اولاد ہے۔

بانیٔ تنظیم مجلس انصار اللہ اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

"انصار اللہ پر بڑی ذمہ داری اپنے نفوس کی اصلاح اور ماحول کی تربیت ہے۔ اگر انصار اللہ اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ ہمارے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنے ان وعدوں کو پورا کر دے گا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کی تربیت ہوتی رہے کیونکہ صرف اسی صورت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو غالب کرے گا لیکن اگر ہم آئندہ نسلوں کی تربیت نہ کر سکے تو پھر غیر تربیت یافتہ نسل، اسلام کی کامیابیوں کی وارث نہیں ہو سکتی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو موعود سرزمین کی بشارت دی گئی تھی لیکن جب ماننے والوں نے ایسی قربانیاں پیش نہ کیں جن کا مطالبہ کیا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو چالیس سال تک التواء میں ڈال دیا اور اس نسل کو اس سے محروم کر دیا گیا۔ اسکے بعد اگلی نسل کو وہ تربیت حاصل ہوئی جو اس کے لئے ضروری تھی تو اس دوسری نسل کے ذریعہ یہ وعدہ پورا ہوا۔ پس ہمیں آئندہ نسل کی تربیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے"۔ (روزنامہ الفضل ربوہ ۱۸؍ستمبر ۱۹۶۲ء)

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو کماحقہ ادا کرنے اور اس کے انعامات کا وراث بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(بشکریہ سووینئر مجلس انصار اللہ جرمنی ۲۰۰۰ء)

جماعت احمدیہ بوسنیا ہرزیگوینا کے
دوسرے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: وسیم احمد سروعہ - مبلغ سلسلہ)

خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بوسنیا کو مورخہ ۲۳ر ستمبر ۲۰۰۰ء کو اپنا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ Sarajevo کے قریب ایک جگہ Hrasnica میں منعقد ہوا۔

اس سلسلہ میں احباب جماعت کو قبل ازیں مختلف ڈیوٹیاں سپرد کردی گئیں اور ان کے کام کے متعلق ان کی راہنمائی کردی گئی۔ امسال اس جلسہ کی خاص بات یہ تھی کہ تمام ڈیوٹیاں مقامی احمدی احباب نے دیں اور جرمنی سے تشریف لانے والے مہمان اس بار بطور مہمان شامل ہوئے جبکہ پچھلے سال جرمنی سے نیشنل ضیافت کی ٹیم نے ضیافت کی ذمہ داری سرانجام دی تھی۔

جلسہ سے قبل خاکسار اور برادرم Ibrahim Besic نے مختلف جگہوں پر دعوت نامے دئے اور ٹرانسپورٹ کا انتظام کیا۔

۲۳ر ستمبر کو صبح نو بجے سے قبل ہی مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ رجسٹریشن کے دفتر میں آنے والے مہمانوں کی رجسٹریشن کا انتظام تھا۔ اس کے علاوہ بک اسٹال تھا جہاں مختلف زبانوں میں جماعتی لٹریچر موجود تھا جس میں مہمانوں نے خاص طور پر دلچسپی لی۔ پھر مہمانوں کو ناشتہ کروایا گیا۔

صبح کا پہلا اجلاس مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ نظم کے بعد برادرم Ibrahim Besic نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ امسال جلسہ پر حضور انور ایدہ اللہ کی طرف سے ایک خصوصی پیغام بھی موصول ہوا۔

جلسہ کی پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب کی تھی جس کا موضوع سیرت النبی ﷺ تھا۔ یہ تقریر انگریزی میں تھی جبکہ ساتھ ساتھ بوزنین ترجمہ کا انتظام تھا۔ جلسہ کی دوسری تقریر مکرم Ibrahim Besic کی تھی جس کا عنوان حضرت عیسیٰؑ کی وفات تھا۔ اس سیشن کی آخری تقریر خاکسار (وسیم احمد سروعہ۔ مبلغ سلسلہ) کی تھی جس کا عنوان ختم نبوت کی حقیقت تھا۔ یہ دونوں تقاریر بوزنین زبان میں تھیں۔ اس کے بعد کھانے اور نمازوں کا وقفہ ہوا۔

دوسرے اجلاس کا آغاز دو بجے بعد دوپہر تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد جرمنی سے آنے والے ایک مہمان دوست نعمان صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام خوش الحانی سے سنایا جس کا بوزنین ترجمہ بھی پیش کیا گیا۔ اس سیشن کی پہلی تقریر مکرم مولانا لئیق احمد صاحب منیر نے کی جس کا عنوان "اسلام میں خلافت کی اہمیت" تھا۔ اس کے بعد سسٹر فاہرہ صاحبہ نے جماعت احمدیہ کے قیام کے مقصد کے موضوع پر تقریر کی جو بوزنین زبان میں تھی۔

آخر میں مکرم و محترم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے خطاب فرمایا۔ انہوں نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر خوشنودی کا اظہار فرمایا اور بوزنین لوگوں کی تعریف فرمائی کہ ایک لمبی جنگ کے بعد جب یہاں امن قائم ہوا تو اس کے بعد یہاں کسی قسم کی قانون شکنی نہیں ہوئی جو اس بات کی علامت ہے کہ یہاں کے لوگ امن وامان کو پسند کرتے ہیں اور حقیقی امن کے لئے انہیں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کرنی چاہئے۔

آخر میں مکرم امیر صاحب جرمنی نے دعا کروائی اور یہ جلسہ کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے دوران لوگوں نے توجہ سے پروگرام کو سنا۔ تقاریر کے دوران مختلف نظمیں بوزنین زبان میں پیش کی جاتی رہیں۔ امسال جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد ۲۱۲ تھی۔

جلسہ سے اگلے روز جرمنی سے آنے والے مہمان جن کی تعداد ۱۹ تھی سرائیو کے نواح اور شہر کی سیر کرائی گئی اور ایم ٹی اے کی ٹیم نے ریکارڈنگ کی۔ آخر میں ان تمام احباب کے لئے دعا کی درخواست ہے جنہوں نے اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے لئے کام کیا۔

واقفین نو بلجیم کا
پہلا سالانہ اجتماع

(رپورٹ: مقصود الرحمن ، نیشنل سیکرٹری وقف نو بلجیم)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے واقفین نو بلجیم کا پہلا ایک روزہ سالانہ اجتماع ۲۴ر ستمبر ۲۰۰۰ء بروز اتوار بیت السلام برسلز میں منعقد ہوا۔ ۲۳ر جولائی ۲۰۰۰ء کو مکرم امیر صاحب بلجیم کی صدارت میں ملک کے جملہ سیکرٹریان وقف نو کا ایک اجلاس ہوا جس میں اجتماع کی تاریخ کا تعین کیا گیا۔ نیز ضروری کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ تعلیمی کمیٹی نے نصاب وقف نو کی روشنی میں علمی مقابلہ جات کے نصاب اور قواعد کا تعین کرکے جملہ واقفین نو کو ارسال کردیا۔ بچوں نے اپنے اساتذہ کی راہنمائی میں خوب ذوق و شوق سے تیاری جاری رکھی۔

۲۴ر ستمبر کو صبح دس بجے واقفین برسلز پہنچنا شروع ہوگئے اور ساتھ ہی بچوں کی رجسٹریشن کا آغاز کردیا گیا۔ دور دراز سے آنے والے بچوں کے لئے چائے وغیرہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ تقریباً ساڑھے گیارہ بجے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد امیر صاحب بلجیم مکرم سید حامد شاہ صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے ارشادات کی روشنی میں واقفین نو بچوں کے والدین کو ان کی ذمہ داریاں یاد دلائیں۔ مکرم امیر صاحب ہی نے دعا کرائی اور اس کے ساتھ ہی علمی مقابلہ جات کا آغاز کردیا گیا۔ حفظ قرآن، ترجمۃ القرآن، حدیث، دعاؤں، تقاریر، مشاہدہ معائنہ اور پیغام رسانی وغیرہ کے مقابلہ جات رکھے گئے تھے۔ معیار کبیر اور معیار صغیر کے الگ الگ مقابلہ جات ہوئے۔ سبھی مقابلہ جات میں واقفین نو کی تیاری قابل رشک تھی۔

علمی مقابلہ جات نماز ظہر و عصر اور کھانے کے بعد بھی جاری رہے جن میں فرنچ اور فلیمش میں تقاریر بھی شامل تھیں۔ مشاہدہ معائنہ میں لڑکیوں کی کارکردگی لڑکوں سے بہت بہتر تھی جبکہ لڑکے پیغام رسانی میں سبقت لے گئے۔ ورزشی مقابلہ جات سے قبل واقفین نو نے ایک مختصر سی لطیفہ جات کی محفل بھی سجائی۔

قریباً ساڑھے چار بجے ورزشی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ لڑکوں اور لڑکیوں کو علیحدہ علیحدہ معیار کبیر اور معیار صغیر میں تقسیم کیا گیا تھا۔ لڑکیوں کے لئے دوڑ اور مرغ لڑائی جبکہ لڑکوں کے لئے فٹبال، دوڑ اور لمبی چھلانگ کے مقابلہ جات تھے۔ ان مقابلوں کے دوران خدام الاحمدیہ بلجیم کی طرف سے بچوں کے لئے عمدہ ریفرشمنٹ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مقابلوں کی تکمیل کے ساتھ ہی اختتامی اجلاس کی کارروائی کا آغاز کردیا گیا تاکہ سکولوں کو جانے والے بچے بروقت گھر پہنچ جائیں۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد سیکرٹری صاحب وقف نو نے اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے جن میں ورزشی مقابلہ جات میں اعلیٰ کارکردگی کے علاوہ کچھ حوصلہ افزائی کے بھی انعامات تھے۔

مربی سلسلہ محترم نصیر احمد صاحب شاہد نے بچوں کے والدین کو نماز اور تلاوت کی پابندی کو ملحوظ رکھنے کی نصیحت نہایت دلکش پیرایہ میں فرمائی۔

مکرم امیر صاحب کی اختتامی دعا کے ساتھ یہ انتہائی پررونق اجتماع تشکر اور خوشی کے دیدنی جذبات کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جملہ منتظمین کو بہترین اجر سے نوازے۔

اخبار کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کرکے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوائیے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

Pizza Gross Gerau

برائے فروخت

رابطہ فون نمبر

06152-83274

DIGITAL SATELLITE
MTA and PAKISTAN TV

You can now get MTA on digital satellite at Hotbird 13°E. Pakistan TV is also available on digital satellite at Intelsat 707 1°W as Prime TV, and has been broadcasting since Sept '98.
To view MTA and Prime TV, you need a digital satellite receiver, a dish and a universal LNB.

At the moment, we are running the following offers:

NOKIA 9600 £255+ Digital LNBs from £19+
HUMAX CI £220+ Dishes from 35cm to 1.2m

These, as well as all other satellite reception-related equipment, can be obtained from our warehouse at the address below.

Signal Master Satellite Limited
Unit 1A Bridge Road, Camberley
Surrey GU15 2QR, England
Tel: 0044 (0)1276 20916 Fax: 0044 (0)1276 678740
e-mail: sms.satellite@business.ntl.com

MAIL ORDER EXPORT BANGLA TV skydigital ZEE TV SONY

* All prices are exclusive of VAT

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

بقیہ: لائبیریا میں مسجد کی تعمیر
از صفحہ ۱۶

مسجد کی افتتاحی تقریب کے اس تاریخ ساز موقعہ پر صدر مملکت کی اہلیہ جو کہ مسلمان ہیں اور مسلم عورتوں کی تنظیم کی صدر ہیں کے علاوہ مسلم سینیٹر محمد دکلے (Mohammad Dukly) نے بھی شرکت کی۔ علاوہ ازیں معززین میں گنی کوناکری کے سفیر اور بھارت کے کونسل جنرل، سکھ ازم کے گیانی اور مسلم کونسل کے نمائندگان کے علاوہ مختلف مساجد کے آئمہ شامل ہوئے۔

معززین شہر کے علاوہ ملک کے دور دراز علاقوں Cape Mount، Bomy County، County، Lofa County کے وفود اس افتتاحی تقریب میں شامل ہوئے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعد میں جنرل سیکرٹری صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا۔ مختلف دوستوں نے مساجد کی اہمیت، اسلام کی دیگر مذاہب کے ساتھ بھائی چارہ کی تعلیم کے عنوان پر تقاریر کیں۔ مکرم امیر صاحب نے احمدیت کے قیام کی غرض کے حوالہ سے جماعت کا تعارف احسن رنگ میں پیش فرمایا۔

مکرم امیر صاحب کی زیر صدارت ہونے والے اس اجلاس کے اختتام پر معزز مہمانوں نے اپنے اپنے تاثرات کا اظہار کیا جن کا خلاصہ یہ تھا کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی خدمت کر رہی ہے۔ انسان دوست جماعت ہے جو امن کی خواہاں ہے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اس جماعت کو بڑھائے۔

اس تقریب کی کورتج کے لئے چار مشہور قومی اخبارات The News، Guardian، New Liberia، Daily Time، کے علاوہ LBS اور DC101 ریڈیو کے نمائندگان بھی تشریف لائے۔ اس تقریب کو اخبارات اور ریڈیو نے شائع اور نشر کیا۔

اس خوبصورت دو منزلہ مسجد کا مسقف رقبہ ۳۰×۴۰ فٹ ہے۔ اس کے بلند و بالا اور خوبصورت مینار دور دور سے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ خدا کے اس گھر کی تعمیر کا کام مکرم عبدالحمید صاحب چھینہ اور ان کے بیٹے محمد امین چھینہ نے کیا اور بڑی عمدگی محنت اور شوق سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور انور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اس مسجد کا نام "بیت المجیب" عطا فرمایا ہے۔ جماعت احمدیہ لائبیریا نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۷ا مساجد کی مرمت اور دو نئی مساجد کے علاوہ مشن ہاؤسز بنانے کی توفیق بھی پائی ہے جبکہ دو نئی مساجد زیر تعمیر ہیں۔

اللہ تعالیٰ مساجد کی تعمیر جماعت لائبیریا کے لئے بے حد مبارک فرمائے اور یہ مساجد اللہ تعالیٰ کے مخلص متقی نمازیوں سے ہمیشہ آباد رہیں۔

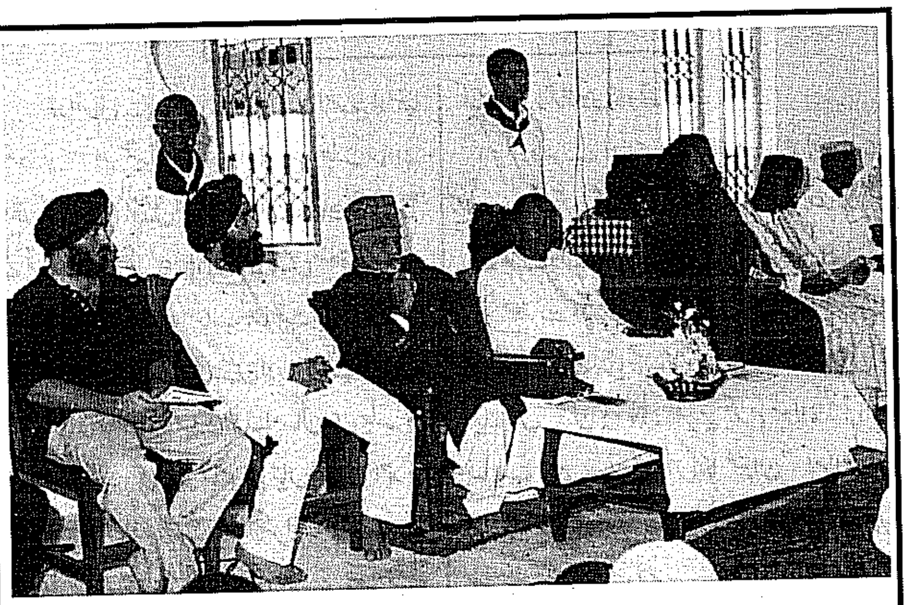

مسجد احمدیہ "بیت المجیب" منروویا کی افتتاحی تقریب کے دوران مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر جماعت احمدیہ لائبیریا معزز مہمانوں کے ہمراہ۔
تصویر میں گنی کوناکری کے سفیر، صدر لائبیریا کی مسلمان اہلیہ، بھارت کے قونصلر اور مسلمان سینیٹر محمد دکلے صاحب نمایاں ہیں

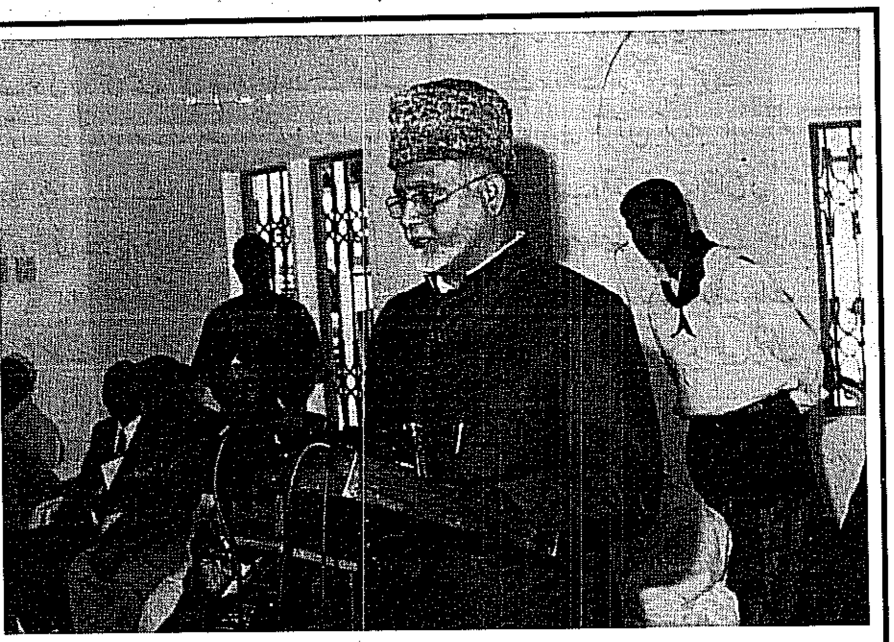

مسجد احمدیہ "بیت المجیب" کی افتتاحی تقریب کے موقع پر
مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب، امیر لائبیریا حاضرین سے خطاب کر رہے ہیں

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۷راکتوبر بروز ہفتہ قبل از نماز ظہر مسجد فضل لندن کے احاطہ میں محترمہ رحم نور ملک صاحبہ اہلیہ مکرم ملک عبدالغنی صاحب آف دوالمیال کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

آپ ۴راکتوبر کو بعمر ۸۰ سال کنگسٹن ہسپتال میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم ملک حفیظ احمد صاحب کی والدہ اور مکرم ملک اشفاق احمد صاحب شعبہ ایم۔ ٹی۔ اے (یو۔ کے) کی تائی تھیں۔ نہایت مخلص دعاگو خاتون تھیں۔

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(۱)...... مکرم اعجاز احمد بٹ صاحب آف نارووال۔

۸رستمبر کو رات ساڑھے دس بجے اپنے ملازم کے ساتھ جماعت کی کوٹھی میں گئے تو وہاں چار نقاب پوش چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے ملازم کو غسل خانہ میں رسیوں سے باندھ دیا اور اعجاز احمد بٹ صاحب کو چھریوں سے ذبح کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اعجاز احمد صاحب کی عمر ۳۰/۳۲ سال تھی۔ بیوہ کے علاوہ بوڑھے والدین اور دو بچے ہیں۔

(۲)...... مکرم مولانا شیخ نور احمد صاحب منیر۔ سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ۔

آپ ایک طویل علالت کے بعد ۷رستمبر کو لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کو بلاد عربیہ میں ایک لمبا عرصہ تک بطور مربی سلسلہ اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی بطور استاد خدمت بجالاتے رہے۔ تحریر و تقریر کا ملکہ بھی تھا۔ الفضل اور دوسرے جماعتی رسائل میں آپ کے علمی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ آپ انتہائی مسکین طبع، ملنسار علمی شخصیت کے مالک تھے اور عربی زبان پر عبور حاصل تھا۔ آپ محترم شیخ مبارک احمد صاحب، سابق امیر جماعت امریکہ و مشرقی افریقہ کے چھوٹے بھائی تھے۔ اور شیخ طاہر احمد صاحب لاہور کے والد تھے۔

(۳)...... مکرم ملک بشیر احمد صاحب آف کراچی۔

آپ طویل علالت کے بعد ۹رستمبر کو وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ انتہائی مخلص اور فدائی احمدی تھے اور مالی قربانیوں میں بہت نمایاں تھے۔ آپ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے بہنوئی اور ملک مبشر احمد صاحب آف کراچی کے والد تھے۔ دو بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(۴)...... مکرمہ امۃ الحئی صاحبہ۔ جرمنی۔

آپ کی وفات ۱۰رستمبر کو فرینکفورٹ ہسپتال میں ہوئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب ظہیر آف فرینکفورٹ کی اہلیہ اور مکرم شیخ عبدالقادر صاحب (محقق عیسائیت) آف لاہور کی ہمشیرہ تھیں اور مکرم مبارک احمد صاحب نذیر مبلغ کینیڈا اور مکرم بشارت احمد صاحب نذیر، ریجنل صدر جماعت Middlesex کی خالہ تھیں۔ انتہائی مخلص، دعاگو، موصیہ خاتون تھیں۔ اپنے پیچھے اپنے میاں کے علاوہ تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

(۵)...... مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب آف ملتان۔

آپ ۹رستمبر کو فوت ہوئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ سیاسی بصیرت بھی بہت تھی جس کی وجہ سے ملتان کے سیاسی حلقہ میں بہت اثر و رسوخ تھا۔ خدمت خلق کا شوق تھا۔ اسیران راہ مولیٰ کی خدمت کی بہت توفیق پائی۔

(۶)...... محترمہ حفیظہ کوثر صاحبہ لاہور۔

آپ مکرم شیخ محمد لطیف صاحب ایڈووکیٹ لاہور کی اہلیہ تھیں۔ ۳۱راگست کو وفات پائی۔ آپ حضرت صوفی شیخ مولا بخش صاحبؓ کی صاحبزادی تھیں۔ حافظ قرآن، صوم و صلوٰۃ کی پابند اور موصیہ تھیں۔ آپ کے پسماندگان میں ۵ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں جو ماشاء اللہ سب اعلیٰ تعلیم سے آراستہ ہیں اور اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں اور سب ہی جماعت سے اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

آسمانی عزت

"ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا کہ حضور اگر فرمائیں تو میں ڈپٹی کمشنر کو لکھوں کہ آپ کو کرسی دی جائے۔ آپ نے منع فرمایا اور فرمایا: "یہ مقدمات ہمیشہ نہ رہیں گے۔ عزت وہ ہوتی ہے جو آسمان سے اترتی ہے

فرمایا کہ ایک وقت آئے گا کہ لوگ باتیں کریں گے کہ فلاں شخص کا اس قدر صبر و استقلال تھا۔ ہم کو کرسی کی ضرورت نہیں۔ اس مقدمہ میں حضور پر پانچ سو روپیہ جرمانہ ہوا جو حضور نے فوراً ادا کر دیا۔ اور عدالت اپیل میں بریت ہو کر واپس مل گیا"۔ (الحکم ۲۱ رمارچ ۱۹۳۶ء)

مجلس انصار اللہ کا قیام

ابتدائی حالات اور اس کے مقاصد

(محمد کریم الدین شاھد۔ صدرمجلس انصار اللہ، بھارت)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے ﴿یَآ اَیُّھَاالَّذِیْنَ آمَنُوْا کُوْنُوْآاَنْصَارَاللّٰہِ کَمَا قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ.قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ......﴾ (سورۃ الصّف) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔

آج سے قریباً دو ہزار سال قبل اللہ تعالیٰ کے ایک مامور و مرسل کے ذریعہ ایک مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا تھا جب اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام نے اپنی قوم کو آواز دی تھی کہ اللہ کے کاموں میں میرا مددگار کون بنے گا؟ ایک جماعت نے حضرت مسیح علیہ السلام کی اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ کا اعلان کیا تھا۔ یہ ماضی کا واقعہ تھا مگر اللہ تعالیٰ نے موعود اقوام عالم، نبیوں کے سردار، خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے ذریعہ دنیا میں ایک مرتبہ پھر اعلان فرمایا کہ کُوْنُوْآاَنْصَارَاللّٰہِ اور شرط یہ عائد کی کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کے حواریوں جیسے انصار بنو۔ غور طلب بات یہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے انصار میں کیا خاص بات ایسی تھی جو اللہ تعالیٰ کو پسند تھی کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے انصار میں شامل ہونے والوں کا ابتدائی معیار بھی مقرر کر دیا کہ کم از کم مسیح ابن مریم علیہ السلام کے انصار جیسے بن کر دکھانا ہوگا۔

اس پہلو سے جب تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے متبعین نے مسلسل تین سو سال تک اپنے ایمان کی حفاظت اور اپنے دین کی اشاعت کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ ان کا صبر، ان کی ثبات قدمی اور استقامت ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی۔ جن کے ایثار اور قربانی کے طویل دور کا ذکر سورۃ کہف میں بھی بیان ہوا ہے۔ مگر حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام تو صرف ایک علاقہ اور ایک قوم کے لئے مخصوص تھے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کی اشاعت کے لئے اتنی عظیم قربانیاں ان کے متبعین کو دینی پڑیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تو کُل عالم اور کُل اقوام کے لئے مامور و مرسل ہیں ۔ اس نسبت سے آیت مذکورہ میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ جس قدر قیمتی اور عظمت کی حامل کوئی شے ہوگی اس کی حفاظت کے لئے اسی قدر قربانی کی ضرورت پیش آئے گی۔ نیز اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی کہ اے مومنو! نَحْنُ اَنْصَارُاللّٰہِ کا عہد کرو تو تمہاری نظر میں حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے انصار کی قربانیاں رہنی چاہئیں کیونکہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مجلس انصار اللہ میں شامل ہونا حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کی مجلس انصار اللہ کی قربانیوں کے بالمقابل کہیں زیادہ قربانیوں کا تقاضا کرتا ہے تاکہ تم اپنے عہد پر پورا اترنے کی توفیق پا سکو۔

تاریخ گواہ ہے کہ سورۃ الصّف میں جو پیغام قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کو دیا گیا تھا انہوں نے کس شان سے اپنے عہد کو پورا کیا۔ حضرت رسول کریم ﷺ کے انصار کا یہ عہد کہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے، آپ کے بائیں بھی لڑیں گے اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں پر سے گزر کر نہ آئے ان کی اولوالعزمی اور فدائیت کے جذبہ کو ظاہر کرتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ آنحضورؐ کے جانثار فدائی اور آپؐ کے متبعین نے نصف صدی سے بھی کم عرصہ میں وہ انقلاب عظیم دنیا میں پیدا کر دکھایا جو حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کے حواری اور متبعین تین سو سال میں بھی نہ کر سکے تھے۔ مگر آج حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کو گزرے ہوئے دو ہزار سال ہو چکے ہیں اور اب جس دور سے ہم گزر رہے ہیں یہ حضرت مسیح محمدیؑ کا بابرکت دور ہے ۔ گویا یہ دور مسیح موسویؑ اور مسیح محمدیؑ کے انصار کا موازنہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ اس اعتبار سے ہمیں اپنے ایثار اور قربانی کے معیار کا جائزہ لینا ہے اور مسیح محمدی کی مجلس انصار اللہ میں شامل ہونے کے تمام تقاضوں پر پورا اترنا ہے کیونکہ مسیح محمدیؑ کا زمانہ قیامت تک پھیلا ہوا ہے اور آپؑ کا علاقہ کل عالم پر محیط ہے اور آپؑ کل اقوام کے لئے مسیح و مہدی بنا کر معبوث کئے گئے ہیں لہٰذا ہمیں اپنی ذمہ داریوں کا جائزہ لیتے ہوئے اپنے عہد پر پورا اترنے کی تسلی کرنا ہے۔

تنظیم مجلس انصار اللہ کا قیام اور ابتدائی حالات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے آپؑ کی بیعت کرنے والے سب کے سب انصار ہیں ۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ایک خاص گروہ اور طبقہ کے لئے بھی "انصار اللہ" کا نام مخصوص رہا ہے۔ اس نام سے موسوم ہونے والے یعنی انصار اللہ کہلانے والوں پر کئی ادوار جماعت کی تاریخ کے اعتبار سے آئے ہیں۔ ایک دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کے ابتدائی صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ہے اور ایک دور بالخصوص "انصار اللہ" کے نام سے وابستگی کا ہے جس کا آغاز ۱۹۱۱ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ کے ذریعہ خلافت اولیٰ میں حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اجازت سے ہوا جس کے لئے حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اخبار بدر میں مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہ کے عنوان سے ایک مضمون دے کر انجمن انصار اللہ میں شمولیت کی احباب کو دعوت دی۔ جس کا بنیادی مقصد خلافت سے وابستگی، جماعت میں وحدت فکر پیدا کرنا اور تبلیغ اسلام کو مؤثر اور وسیع کرنا تھا اور اس انجمن کے سب سے پہلے ممبر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ بنے تھے۔

انصار اللہ کا دُوسرا دَور

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۲۶ء میں انجمن انصار اللہ کے نام سے بچوں کی ایک مجلس قائم فرمائی جس کا بنیادی مقصد نئی پود کی اصلاح، ان میں خدمت دین کا جذبہ ابھارنا اور انہیں اس قابل بنانا تھا کہ وہ آئندہ کی ذمہ داریاں کماحقہ سنبھال سکیں۔

اس انجمن کے بچوں کی حضرت مصلح موعودؓ خود کلاس لیتے ان کی تربیت کرتے اور انہیں ہدایت فرماتے تھے۔ اس انجمن کے ممبران کے لئے حضور نے فرمایا کہ ہر ممبر کو آیت الکرسی اور تین آخری سورتیں یاد ہونی چاہئیں۔ اور رات کو سوتے وقت تین بار پڑھنا چاہئے۔ ہر ممبر کے پاس تین چیزیں ہونی چاہئیں ۔ یعنی قرآن کریم، ریاض الصالحین اور کشتی نوح۔ پندرہ سال سے زائد عمر کے لڑکے ہر روز چار رکوع قرآن اور دو صفحے کشتی نوح کے پڑھ لیا کریں اور اس میں کبھی ناغہ نہ ہو۔

انصار اللہ کا تیسرا دَور

حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی فراست سے جماعت میں نیکی اور تقویٰ کی روح کو قائم رکھنے کے لئے ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ فرمائی۔ پہلے لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آیا، پھر نوجوانوں اور بچوں کی اصلاح کی غرض سے خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کی تنظیمیں قائم ہوئیں اور سب سے آخر میں ۲۶؍جولائی ۱۹۴۰ء کے خطبہ جمعہ میں "مجلس انصار اللہ" کے قیام کا اعلان فرمایا۔ حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ کو صدر اور حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحبؓ ایم۔اے، حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ اور مولوی فرزند علی صاحبؓ کو سیکرٹری نامزد فرمایا اور انہیں ہدایت کی کہ قادیان میں جو احمدی بھی چالیس سال سے زائد عمر کے ہیں انہیں فوری طور پر اس تنظیم میں شامل کیا جائے۔ البتہ بیرونی جماعتوں میں اس عمر کے افراد کی مجلس میں شمولیت کو طوعی رکھا گیا مگر یہ پابندی ضرور لگا دی کہ کوئی شخص امیر یا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک کہ ذیلی تنظیم یعنی مجلس خدام الاحمدیہ یا انصار اللہ کا ممبر نہ ہو۔ اس طرح تنظیم مجلس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا اور بتدریج اس کا دائرہ وسیع تر ہوتا ہوا تمام دنیا میں اس تنظیم کی شاخیں احمدیت کے نفوذ کے ساتھ پھیلتی گئیں۔

مجلس انصار اللہ کا پہلا مقامی اجتماع ۲۵؍دسمبر ۱۹۴۱ء کو مسجد اقصیٰ قادیان میں مکرم نواب چوہدری محمد الدین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جنوری ۱۹۴۳ء سے مجلس کا دفتر باقاعدہ طور پر قائم کیا گیا۔ تقسیم ہند کے بعد جب پاکستان کا ایک آزاد مسلم مملکت کے طور پر قیام عمل میں آیا تو اسی اثناء میں ۱۳؍نومبر ۱۹۴۷ء کو حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ اس جہان فانی سے کوچ کر گئے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان کی جگہ حضرت چوہدری فتح محمد صاحب سیالؓ کو صدر مقرر فرمایا۔ ۱۹۵۰ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحبؓ ناظر اعلیٰ کو صدر مجلس انصار اللہ مقرر فرمایا۔

جب صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ خدام سے انصار میں داخل ہوئے تو حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۵۴ء میں آپ کو صدر مجلس انصار اللہ مقرر فرمایا۔ صدر مقرر ہوتے ہی محترم صاحبزادہ صاحب نے مجلس کے سالانہ اجتماعات منعقد کرنے اور اسے مؤثر بنانے کی طرف خاص توجہ دی ۔ مرکزی اجتماعات کے علاوہ ضلع وار اور علاقائی اجتماعات کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔ مجالس میں مسابقت کی روح پیدا کرنے کے لئے علم انعامی کا طریق رائج کیا گیا۔ اسی طرح صحابہ کرام جو حیات تھے ان کے فوٹوز حاصل کئے گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی اور سیرت سے متعلق ایک ایک روایت ان کی اپنی آواز میں ریکارڈ کی گئی تاکہ آنے والی نسلیں اس سے استفادہ کر سکیں اور ان سے متعارف ہوں۔

مجلس انصار اللہ کا سالانہ بجٹ مرتب کیا گیا۔ چندہ مجلس کی شرح مقرر کی گئی، مجلس شوریٰ مرکزیہ کا انعقاد عمل میں آیا، دفتر مرکزیہ کی تعمیر اور مجلس کے کام کو بہتر بنانے کے لئے مختلف قیادتوں کے قیام کا باقاعدہ آغاز حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ کے دورِ صدارت میں ہوا۔

مجلس کے قیام کا مقصد

تنظیم مجلس انصار اللہ کا مقصد انصار اللہ کے عہد میں بیان ہوا ہے کہ اسلام واحمدیت کی مضبوطی اور اشاعت اور نظام خلافت کی حفاظت کے لئے آخر دم تک جدوجہد کرنا، اس کے لئے بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہنا اور اپنی اولاد کو ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرنا ہے۔ یہ اتنا بڑا اور عظیم نصب العین ہے کہ اس عہد پر پورا اترنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ایک عزم اور ایک دیوانگی چاہتا ہے۔

دورِ حاضر کا سب سے اہم دینی تقاضا امام وقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ دعوت الی اللہ کو قرار دیتے ہیں اور انصار اللہ کے عہد (اسلام واحمدیت کی مضبوطی اور اشاعت کے لئے آخر دم تک کوشاں رہنے) کی طرف ہی حضرت امیر المومنین بلا رہے ہیں۔ اس اعتبار سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ اپنے خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت سعدؓ بن معاذ

حضرت سعد بن معاذؓ کی کنیت ابوعمرو تھی اور سیدالاوس لقب تھا۔ آپؓ قبیلہ اوس کے ایک حصہ بنو عبدالاشہل کے رئیس تھے۔ آپؓ کے والد نے ایام جاہلیت میں وفات پائی جبکہ والدہ ایمان لائیں اور حضرت سعدؓ کی وفات کے بعد بھی کافی عرصہ تک زندہ رہیں۔ حضرت سعدؓ کے بارہ میں ایک تفصیلی مضمون مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۸؍اکتوبر ۹۹ء کی زینت ہے۔

بیعت عقبہ اولیٰ کے موقعہ پر جب بارہ افراد اسلام قبول کرکے واپس مدینہ جانے لگے تو اُن کی درخواست پر آنحضرت ﷺ نے حضرت مصعب بن عمیرؓ کو بطور معلم مدینہ بھجوادیا۔ انہوں نے مدینہ میں حضرت اسعد بن زرارہؓ کے مکان پر قیام کیا جو مدینہ کے پہلے مسلمان تھے۔ اُن کی تبلیغ سے جب مدینہ میں تیزی سے اسلام پھیلنے لگا تو سعد بن معاذ کو یہ برا معلوم ہوا لیکن اسعد بن زرارہؓ سے قریبی رشتہ داری کی وجہ سے آپکو حجاب تھا۔ چنانچہ آپ نے ایک دوسرے رشتہ دار اُسَید سے کہا کہ وہ جاکر مصعبؓ کو روکیں اور اسعدؓ کو بھی سمجھائیں۔ چنانچہ اُسَید گئے اور مصعبؓ کو غصہ میں دھمکی دی۔ اسعدؓ نے مصعبؓ سے کہا کہ یہ اپنے قبیلہ کے رئیس ہیں، ان سے نرمی اور محبت سے بات کرنا۔ چنانچہ مصعبؓ نے اُسَید کو ادب اور محبت کے ساتھ بیٹھنے کو کہا اور پھر انہیں قرآن کریم سنایا اور اسلامی تعلیم سے آگاہ کیا تو اُسَید نے اسلام قبول کرلیا۔ اُسَیدؓ نے کہا کہ میرے پیچھے ایک ایسا شخص ہے کہ جو اگر ایمان لے آیا تو ہمارا سارا قبیلہ مسلمان ہو جائے گا۔ اُسَیدؓ گئے اور کسی بہانہ سے سعدؓ کو ادھر بھجوادیا۔ سعدؓ نے آکر دھمکی والا لہجہ اختیار کیا اور مصعبؓ نے پہلے والا طریق اپنایا۔ چنانچہ سعدؓ نے بھی اسلام قبول کرلیا اور پھر سعدؓ اور اُسَیدؓ دونوں اپنے قبیلہ کی طرف گئے اور انہیں دعوتِ اسلام دی۔ اسی روز سارا قبیلہ مسلمان ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت سعدؓ نے حضرت مصعبؓ کو اپنے مکان میں منتقل کرلیا۔

آنحضور ﷺ نے مدینہ آکر مہاجرین اور انصار میں رشتہ اخوت قائم کیا تو حضرت سعد بن معاذؓ کو حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کا بھائی بنادیا۔ حضرت ابوعبیدہؓ عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور آپؓ کو آنحضور ﷺ نے امین الامت کا خطاب بھی دیا تھا۔

حضرت سعدؓ ایک بار عمرے کیلئے مکہ گئے تو اپنے پرانے دوست امیہ بن خلف کے ہاں ٹھہرے۔ پھر تپتی ہوئی ایک دوپہر کے وقت امیہ کے ہمراہ کعبہ کے طواف کو اس لئے نکلے تاکہ کسی سے سامنا نہ ہو لیکن اتفاقاً ابوجہل وہاں موجود تھا۔ اُس نے آپؓ سے کہا کہ کیا مزے سے طواف کر رہا ہے حالانکہ دین بدلنے والوں کو اس نے اپنے ملک میں جگہ دی اور اُن کی مدد بھی کرتا ہے، اگر یہ ابوصفوان کے ساتھ نہ ہوتا تو آج بچ کر اپنے گھر نہ جاسکتا۔ آپؓ نے جواب دیا کہ اگر تُو مجھے طواف سے روکے گا تو مَیں تیرا رستہ روک دوں گا۔ امیہ نے سعدؓ سے کہا کہ مکہ کے سردار ابوالحکم کے سامنے آہستہ بولو۔ سعدؓ نے کہا: امیہ! ابوجہل کی اتنی طرفداری نہ کر۔ خدا کی قسم! مَیں نے آنحضرت ﷺ سے تیری موت کی پیشگوئی سنی ہے۔

غزوہ بدر میں امیہ اور ابوجہل دونوں قتل ہوئے۔ غزوہ شروع ہونے سے قبل جب آنحضورؐ نے صحابہؓ سے مشورہ مانگا تو حضرت سعدؓ نے انصار کی نمائندگی کرتے ہوئے عرض کیا: ''یارسول اللہ! خدا کی قسم جب ہم آپ کو سچا سمجھ کر آپؐ پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے اپنا ہاتھ آپؐ کے ہاتھ میں دیدیا ہے تو پھر اب آپؐ جہاں چاہیں چلیں، ہم آپؐ کے ساتھ ہیں اور اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، اگر آپؐ ہمیں سمندر میں کود جانے کیلئے کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا اور آپؐ انشاءاللہ ہم کو لڑائی میں صابر پائیں گے اور ہم سے وہ بات دیکھیں گے جو آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے گی''۔

میدان بدر میں حضرت سعدؓ کی تجویز پر صحابہ نے میدان کے ایک حصہ میں آنحضور ﷺ کے لئے ایک سائبان تیار کردیا اور آپؓ نے آنحضورؐ کی سواری سائبان کے پاس باندھ کر عرض کیا کہ یارسول اللہ! آپؐ اس سائبان میں تشریف رکھیں اور ہم اللہ کا نام لے کر دشمن کا مقابلہ کرتے ہیں۔ اگر خدا نے ہمیں فتح دی تو یہی ہماری آرزو ہے۔ لیکن اگر خدانخواستہ معاملہ الٹ ہوا تو آپؐ اپنی سواری پر سوار ہوکر جس طرح بھی ہو مدینہ پہنچ جائیں، وہاں ہمارے ایسے بھائی موجود ہیں جو محبت و اخلاص میں ہم سے کم نہیں ...... وہ آپؐ کی حفاظت میں جان تک لڑادینے سے دریغ نہیں کریں گے''۔

جب فوج کی ترتیب ہوئی تو آنحضور ﷺ نے قبیلہ اوس کا جھنڈا آپؓ کے حوالہ کیا۔ جنگ کے دوران جب آنحضرت ﷺ دعا کیلئے اپنے سائبان میں جاتے تو آپؓ سائبان کے باہر آنحضورؐ کے پہرہ کے لئے کھڑے رہتے۔

۳ہجری میں جب یہودی کعب بن اشرف کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، فحش گوئی اور سازش کے الزامات ثابت ہوگئے تو آنحضور ﷺ نے قبیلہ اوس کو کعب بن اشرف کو سزا دینے کی ڈیوٹی سونپی اور حضرت محمد بن مسلمہؓ کو نگران مقرر کرکے فرمایا کہ جو طریق اختیار کریں سعدؓ کے مشورہ سے کریں۔

۳ہجری میں جنگ احد کے موقع پر جب آنحضرت ﷺ صحابہؓ کے ہمراہ نکلے تو حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت سعدؓ بن عبادہ رؤسائے اوس و خزرج، آپؐ کی سواری کے سامنے آہستہ آہستہ دوڑتے جاتے تھے۔ اس غزوہ میں حضرت سعدؓ کے بھائی عمرو بن معاذؓ شہید ہوگئے۔

۵ہجری میں جب حضرت عائشہؓ پر بہتان لگایا گیا تو اس دوران آنحضرت ﷺ نے ایک مجلس میں فرمایا: ''...... مجھے میرے اہل کے بارہ میں بہت دکھ دیا گیا ہے۔ کیا تم میں سے کوئی ہے جو اس کا سدّباب کرسکے''۔ یہ سن کر حضرت سعدؓ نے عرض کی: ''یارسول اللہ! اگر وہ شخص ہمارے قبیلہ میں سے ہے تو مجھے بتائیے مَیں ابھی اس کی گردن اڑانے کا حکم دیتا ہوں''۔

غزوہ خندق کے دوران جب یہودی قبیلہ بنوقریظہ کی خطرناک غداری کا علم ہوا تو حضرت سعدؓ بھی اُن صحابہؓ میں شامل تھے جنہیں آنحضورؐ نے تحقیق کے لئے بنوقریظہ کی طرف بھیجا تھا۔ اسی غزوہ کے دوران جب محاصرہ کی وجہ سے انصار کے تنگ حالات کا احساس آنحضورؐ کو ہوا تو آپؐ نے حضرت سعدؓ بن معاذ اور حضرت سعدؓ بن عبادہ رؤسائے انصار سے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو قبیلہ غطفان کو مدینہ کے محاصل میں سے کچھ دے کر اس جنگ کو ٹال دیا جاوے۔ اس پر حضرت سعدؓ نے فرمایا ''یارسول اللہ اگر اس معاملہ میں آپ کو وحی ہوئی ہے تو ٹھیک ہے، اگر نہیں تو پھر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ جب ہم نے شرک کی حالت میں بھی کبھی کسی دشمن کو کچھ نہیں دیا تو اب مسلمان ہوکر کیوں دیں۔ واللہ ہم انہیں تلوار کی دھار کے سوا کچھ نہیں دیں گے اور جہاد جاری رکھیں گے۔'' اس پر آنحضورؐ نے اطمینان کا اظہار فرمایا۔ جنگ خندق کے دوران حبان نے آپؓ کے ہاتھ پر ایک تیر مارا جس سے رگ میں گہرا زخم آیا اور آنحضورؐ نے آپؓ کو مسجد کے صحن میں ایک خیمہ میں ٹھہرادیا۔

غزوہ خندق کے بعد بنوقریظہ کے خلاف بھی مسلمانوں نے فتح حاصل کی اور انہوں نے حضرت سعدؓ کو اپنا حَکم بنایا۔ آنحضور ﷺ نے اُن کی تجویز منظور فرمائی اور آپؓ کو زخمی حالت میں وہاں لایا گیا۔ آپؓ نے یہود کی تعلیم کے مطابق فیصلہ دیا کہ جنگجو مردوں کو قتل کرکے عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے اور اُن کے اموال مسلمانوں میں تقسیم کردیئے جائیں۔ یہ فیصلہ سن کر آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا فیصلہ ایک خدائی تقدیر ہے۔

غزوہ خندق میں زخمی ہونے کے بعد آپؓ کی نقاہت بڑھتی گئی۔ ایک رات آپؓ نے نہایت گریہ و زاری سے دعا کہ اے مولا! تُو جانتا ہے کہ میرے دل میں یہ خواہش بھری ہوئی ہے کہ مَیں اس قوم کے مقابل تیرے دین کی حفاظت کے لئے جہاد کروں جس نے تیرے رسول کی تکذیب کی اور اُسے اُس کے وطن سے نکال دیا۔ خدایا میرے خیال میں قریش اور مسلمانوں کے درمیان لڑائی کا خاتمہ ہوچکا ہے لیکن اگر تیرے علم میں کوئی جنگ ابھی باقی ہے تو مجھے اتنی مہلت دے کہ مَیں تیرے رستہ میں جہاد کروں، لیکن اگر جنگ ختم ہوچکی ہے تو مجھے اب زندگی کی تمنا نہیں ہے، مجھے شہادت کی موت مرنے دے''۔ اُسی رات آپؓ کا زخم کھل گیا اور اس قدر خون بہا کہ خیمہ سے باہر نکل آیا۔ لوگ گھبرا کر خیمہ کے اندر گئے تو سعدؓ کی حالت بہت خراب ہوچکی تھی، آخر اسی حالت میں وفات ہوگئی۔

حضرت سعدؓ کی وفات کا آنحضور ﷺ کو بہت صدمہ ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے بھی آنسو جاری ہوگئے۔ سعدؓ کی والدہ نے بتقاضائے محبت آپؓ کا نوحہ کیا اور سعدؓ کی خوبیاں بیان کیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ نوحہ کرنے والیاں بہت جھوٹ بولا کرتی ہیں لیکن سعدؓ کی ماں نے جو خوبیاں سعدؓ میں بیان کی ہیں وہ سب درست ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے آپؓ کی نماز جنازہ پڑھائی، قبرستان تک ساتھ تشریف لے گئے اور قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ آنحضور ﷺ کے آنسو جاری تھے جن سے آپؐ کی ریش مبارک تر ہو رہی تھی۔ میّت بالکل ہلکی ہوگئی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: سعد کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے شریک ہیں اور جنازہ اٹھائے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ سعدؓ کی موت پر خدائے رحمٰن کا عرش ہل گیا ہے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ انصار میں تین اشخاص اپنی افضلیت میں جواب نہیں رکھتے تھے یعنی سعد بن معاذؓ، اسید بن الحضیرؓ اور عباد بن بشرؓ۔

حضرت سعدؓ کی وفات کے بعد ایک بار جب آنحضور ﷺ کو کسی جگہ سے کچھ ریشمی پارچات ہدیہ میں آئے تو بعض صحابہؓ نے اُن کی نرمی اور ملائمت کا بڑے تعجب سے ذکر کیا۔ اس پر آنحضورؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! جنت میں سعدؓ کی چادریں ان سے بہت زیادہ نرم اور اچھی ہیں۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ اور آپؐ کے دو ساتھیوں (یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ) کے بعد مسلمانوں کو سب سے زیادہ کمی سعد بن معاذؓ کی محسوس ہوئی۔

...... ❁ ...... ❁ ...... ❁ ......

محترم مولانا ظفر محمد صاحب ظفرؔ مرحوم کی واحد غزل کے چند اشعار روزنامہ ''الفضل'' ربوہ ۱۹؍جنوری ۲۰۰۰ء سے ہدیہ قارئین ہیں

سوچتا ہوں کہ تجھے یاد کروں یا نہ کروں
دل ترے پیار سے آباد کروں یا نہ کروں
تُو مری جان بھی ہے، دشمنِ ایمان بھی ہے
جان و ایمان کو برباد کروں یا نہ کروں
عشق کے دام میں آزار بھی آرام بھی ہے
دل کو اس دام سے آزاد کروں یا نہ کروں

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission
30/10/2000 – 05/11/2000

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 181 870 8517 or fax +44 181 874 8344

Monday 30th October 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.97, Final Part With Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
01.15	Liqa Ma'al Arab Rec.04.04.95 ®
02.15	TALK: Host – Fuzail Ayaz Ahmad Sb.
03.05	Urdu Class: Lesson No.482 Rec.21.04.99
04.30	Learning Chinese: Lesson No.189 ®
04.55	Huzoor's Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat IN Urdu Language
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Kudak No.12
06.55	Q/A Session with Hadhrat Khalifatul Masih
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.33
09.30	Urdu Class: Lesson No.482 Rec.21.04.99 ®
10.55	Indonesian Service: Friday Sermon With Indonesian Translation
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Norwegian: Lesson No.85
13.10	Rencontre Avec Les Francophones With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.167
16.25	Children's Corner: Class No.98 Part 1 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.55	German Service: Various Programmes
18.05	Tilawat
18.10	Urdu Class: Lesson No. 483 Rec: 23.04.99
19.15	Liqa Ma'al Arab: Session No.34
20.50	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat: ®
21.50	Islamic Teachings: Prog.No.14/ Part 1
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.167 ®
23.30	Learning Norwegian: Lesson No.85 ®

Tuesday 31st October 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: With Hazoor Class No.98 / Part 1®
01.05	Liqa Ma'al Arab: Session No.34
02.10	MTA Sports: Kabadi – Final Faislabad Vs. Lahore
03.20	Urdu Class: Lesson No.483 Rec.23.04.99
04.25	Learning Norwegian: Lesson No.85 ®
04.55	Rencontre Avec Les Francophones Mulaqat with French speaking guests ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV No. 98 First Part
07.10	Pushto Programme: F/S Rec: 09.07.99 With Pushto Translation
08.05	Islamic Teachings- Prog.14 / Part 1®
08.30	Liqa Ma'al Arab: Session No.34 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.483 Rec: 23.04.99 ®
10.55	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.40	Le Francais C'est Facile: Lesson No.14
13.05	Bengali Mulaqat: With Huzoor
14.05	Bengali Service: Various Items
15.05	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.138
16.05	Le Francais C'est Facile: Lesson No.14 ®
16.35	Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.24
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.10	Urdu Class: Lesson No.484 Rec: 24.04.99
19.20	Liqaa Ma'al Arab:Session No.35 Rec: 25.04.95
21.05	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
22.05	Hamari Kaenat: Part 66 Produced by MTA Pakistan
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.138 ®
23.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.14

Wednesday 1st November 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00	Liqa Ma'al Arab: Rec: 25.04.95 ®
02.05	Bengali Mulaqat: With Huzoor ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.484 Rec: 24.04.99
04.30	Le Francais C'est Facile: Lesson No.14 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.138 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
06.55	Swahili Programme: Seeratun Nabi (saw)
08.25	Hamari Kaenat: No.66 ®
08.50	Liqa Ma'al Arab: Rec.25.04.95 ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.484 Rec: 24.04.99 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Urdu Asbaaq Lesson No.24
13.05	Atfal Mulaqat: With Huzoor
14.05	Bengali Service: Various Items
15.10	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.139 Rec: 09.07.96
16.10	Urdu Asbaaq: Lesson No.24
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat
18.20	Urdu Class: Lesson No.485 Rec.28.04.99
19.35	Liqaa Ma'al Arab: Session no. 36 Rec: 26.04.95
20.40	French Programme: Aurore No.2
21.00	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
22.30	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.139 Rec.09.07.96 ®
23.30	Urdu Asbaq: Lesson No.24 ®

Thursday 2nd November 2000

00.05	Tilawat, News
00.35	Children's Corner: Guldasta
01.05	Liqaa Ma'al Arab: Rec.26.04.95 ®
02.10	Atfal Mulaqat: With Huzoor ®
03.10	Urdu Class: Lesson No.485 ®
04.30	Urdu Asbaq: Lesson No.24 ®
04.55	Tarjumatul Quran Class: Lesson No.139 ®
06.05	Tilawat, News
06.35	Children's Corner: Guldasta ®
07.10	Sindhi Programme: F/S Rec.02.07.99
08.05	Documentary: Flower Exhibition
08.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.36
09.50	Urdu Class: Lesson No.485 ®
10.55	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.35	Learning Turkish: Lesson No.9
13.05	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor
14.05	Bengali Service: F/Sermon Rec: 22.07.94 With Bangali Translation
15.10	Homeopathy Class: Lesson No.168 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
16.25	Children's Corner: Correct Pronunciation of the Holy Quran, Lesson No.25
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Darsul Malfoozat
18.15	Urdu Class: Lesson No.486 Rec: 30.04.99
19.30	Liqa Ma'al Arab: With Huzoor ®
20.30	MTA Lifestyle: Al Maidah Presentation of MTA Pakistan
20.45	Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sahib. J/S 1975
21.35	Quiz History of Ahmadiyyat No.61 Host: Faheem Ahmad Khadim Sahib
22.20	Homeopathy Class: Lesson No.168 ®
23.30	Learning Turkish: Lesson No.9 ®

Friday 3rd November 2000

00.05	Tilawat, Dars-ul-Hadith, News
00.45	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
01.00	Liqaa Ma'al Arab: With Huzoor ®
02.05	Tabarukaat: Speech by Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb. J/S 1975 ®
02.50	Urdu Class: Lesson No.486 Rec.30.04.99 ®
04.20	Learning Turkish: Lesson No.9 ®
04.50	Homeopathy Class: Lesson No.168 ®
06.05	Tilawat, Dars ul Hadith, News
06:45	Children's Corner: Quran Pronunciation ®
07.05	Quiz; History of Ahmadiyyat No.61 ®
07.50	Saraiky Programme: F/S Rec: 14.01.00 With Siraiky Translation
08.45	Liqa Ma'al Arab: With Huzoor ®
09.50	Urdu Class: Lesson No.486 ®
11.00	Indonesian Service: Tilawat, Malfoozat
11.30	Bengali Service: Various items
12.05	Tilawat, Dars Malfoozat, News
12.50	Nazm, Darood Shareef
13.00	Friday Sermon: From London
14.00	Documentary: Patriyata -'Bhoorbun'
14.25	Majlis-e-Irfan: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.25	Friday Sermon: ®
16.25	Children's Corner: Class No.31, Part 2 Produced by MTA Canada
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat, Dars ul Hadith
18.20	Urdu Class: Lesson No.487 Rec: 01.05.99
19.30	Liqa Ma'al Arab: Rec: 27.04.95
20.30	Speech: J/S U.K 2000 by Zahid Khan Sb.
21.00	Documentary: Patriyata-'Bhoorbun'
21.25	Friday Sermon: ®
22.55	Majlis-e-Irfan: with Huzoor ®

Saturday 4th November 2000

00.05	Tilawat, News
00.40	Children's Corner: Class No.31, Part 2 ® Produced by MTA Canada Hosted by Sheikh Abdul Hadi Sahib
01.10	Liqa Ma'al Arab: Rec.27.04.95 ®
02.15	Friday Sermon: ®
03.15	Urdu Class: Lesson No.487 Rec.01.05.99®
04.20	Computers for Everyone: Part 72
05.00	Majlis-e-Irfan with Hadhrat Khalifatul Masih IV ®
06.05	Tilawat, News
06.40	Children's Corner: Class No.31 Part 2 Presentation MTA Canada
07.30	MTA Mauritius: Variety Programme
08.10	Weekly Preview
08.25	Documentary: Bharat Darshan Presentation of MTA Qadain
08.55	Liqa Ma'al Arab: Rec.27.04.95 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.487 ®
11.00	Indonesian Service: Various Items
12.05	Tilawat, News
12.40	Learning Danish: Lesson No.51
13.10	German Mulaqat: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Items
15.10	Quiz: Khutabat-e-Imam Rec. 26.11.99
15.45	Weekly Preview
16.00	Children's Class: With Hadhrat Khalifatul Masih IV
17.00	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.488 Rec:05/05/99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.38
20.40	Weekly Preview
20.55	Arabic Programme: Various Items
21.30	Children's Class: From London ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30	Documentary: Bharat Darshan Presentation MTA Qadian
23.00	German Mulaqat: ®

Sunday 05th November 2000

00.05	Tilawat, News
00.45	Quiz Khutabat-e-Iman
01.10	Liqa Ma'al Arab: Session No.38 ®
02.15	Canadian Horizons: Children's Class No.53
03.10	Urdu Class: Lesson No.488 ®
04.25	Learning Danish: Lesson No.51 ®
04.55	Children's Class: With Hazoor ®
06.05	Tilawat, News, Weekly Preview
07.00	Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.30	German Mulaqat: ®
08.30	Chinese Programme: Part 13
08.50	Liqa Ma'al Arab: Session No.38 ®
09.55	Urdu Class: Lesson No.488 ®
11.05	Indonesian Service: Various Programmes
12.05	Tilawat, News
12.45	Learning Chinese: Lesson No.190 With Usman Chou Sahib
13.10	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.10	Bengali Service: Various Programmes
15.10	Friday Sermon: ®
16.10	Weekly Preview
16.30	Children's Class: No.98 Final Part
16.55	German Service: Various Items
18.05	Tilawat,
18.15	Urdu Class: Lesson No.489 Rec.07.05.99
19.40	Liqa Ma'al Arab: Session No.39
20.35	Interview: Saqib Zervi Sb.
21.30	Q/A Session: Rec.22.02.98 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.20	Exhibition: Nusret Jahan Academy Produced By MTA Pakistan
22.55	Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ® With Hadhrat Khalifatul Masih IV

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 7 | Friday, October 27, 2000 | Issue No. 43

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی (ولادت ۲۱رفروری ۱۷۰۳ء۔ وفات ۲۰راگست ۱۷۶۲ء) مجدد وقت اور ۵۰ سے زائد عربی، فارسی کتب کے مؤلف تھے۔ اس بلند پایہ لٹریچر کے علاوہ آپ کے نادر مکتوبات کا وسیع ذخیرہ ہے جو بہت لطیف نکات اور حق و معرفت سے لبریز ہے اور جماعت احمدیہ کے مخصوص علم کلام کے نقطۂ نگاہ سے ان کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ نمونۃً چند اقتباسات ولی اللّٰہی مکتوبات سے ہدیۂ قارئین کئے جاتے ہیں:

خلعت مجدّدیت عطا ہونے کا دعویٰ

"مجھ کو خلعت مجددیت دی گئی ہے...... میں یہ نہیں کہتا ہوں کہ تمام عالم میرے اس طریقے کو قبول کرے بلکہ قبول کرنے والے تین یا چار اشخاص ہونگے یہانتک کہ ایک وقت آئے گا کہ کام روشن تر اور واضح تر ہو جائے گا، میرے ہاتھ سے نہیں بلکہ کسی اور کے ہاتھ سے"۔

(نادر مکتوبات شاہ ولی اللہ دہلوی صفحہ ۱۱۰۔ اردو ترجمہ ناشر ادارہ ثقافت اسلامیہ۔ ۲۔کلب روڈ لاہور۔ طبع اول نومبر ۱۹۹۹ء)

حضرت صدیق اکبرؓ کا وصالِ نبویؐ پر خطبہ اور اس کا راز

"جب حضرت سرور انبیاء ﷺ کے وصال کے وقت تمام اصحاب پریشان دل ہو گئے تھے اور حضرت صدیق اکبر...... بہت ہوش اور بیداری کے ساتھ ثابت قدم رہ کر یہ آواز لگا رہے تھے کہ جو شخص حضرت محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا تو (وہ سن لے کہ) ان کی وفات واقع ہو گئی اور جو شخص ربّ محمد ﷺ کی عبادت کرتا تھا تو (وہ سن لے کہ) حضرت محمد ﷺ کا ربّ... حَیّ اور لَا یَمُوْت ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا یہ کلمہ عجیب کلمہ ہے جس میں استحقاق خلافت کا راز پایا جاتا ہے اور وہ راز یہ ہے کہ اللہ کا طریقہ اس طرح جاری ہے کہ کسی کامل کو اس عالم سے نہیں اٹھاتے ہیں مگر افراد قوم میں سے ایک فرد کو جو کہ اس کا خلیفہ و جانشین ہوگا پورا پورا ہوش اور کامل دانشمندی عطا کر دیتے ہیں ...... یہ اللہ کی سنّت (طریقہ) ہے اور تو اللہ کی سنّت میں کوئی تبدیلی نہیں پائے گا"۔ (صفحہ ۵۳۴ تا ۵۳۶)

قرآنی آیات کا الہام

"شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی اپنی کتاب عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اکابر ملت میں سے ایک شخص سے فرمایا:

"میں قرآن مجید کو اس کے قائل و متکلم یعنی اللہ تعالیٰ سے سنتا ہوں"۔

(صفحہ ۲۲۱)

انبیاء حوادث کی صورتیں ملاء اعلیٰ میں مشاہدہ فرماتے ہیں

"انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ علوم میں حوادث کی تاریخ ظاہر و واضح نہیں ہوتی ہے بلکہ وہ حضرات حوادث کی صورتیں ملاء اعلیٰ میں مشاہدہ فرماتے ہیں اور ملاء اعلیٰ میں اُن حوادث کا کوئی وقت معین نہیں ہوتا اور یہی حضور ﷺ کے اس قول کا راز ہے جس میں فرمایا گیا ہے ولم یبق من الدنیا یوم لیطوّل اللہ ذلک الیوم و یبعث اللہ فیہ رَجلاً منی أوْ مِن اھل بیتی حتی یخرج المھدی......الخ۔

جب دنیا کا ایک دن باقی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو طویل کر دے گا۔ اس دن اللہ تعالیٰ مجھ سے یا فرمایا میرے اہل بیتؓ سے ایک شخص کو بھیجے گا چنانچہ مہدی کا ظہور ہوگا"۔

(نادر مکتوبات شاہ ولی اللہ دہلوی صفحہ ۲۵۶)

یہاں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ حضرت شاہ صاحب نے ظہور مہدی کی تاریخ "چراغ دین" میں بتلائی جس کے عدد جمل کے حساب سے ۱۲۶۸ (مطابق ۱۸۵۱ء) بنتے ہیں۔

(حجج الکرامہ صفحہ ۳۹۴۔ از نواب صدیق حسن خان۔ مطبوعہ بھوپال۔ تالیف ۱۲۹۱ھ)

حضرت شاہ ولی اللہ کی کشفی آنکھ چونکہ مہدی موعود کو قریب تر آتے دیکھ رہی تھی اس لئے آپ نے واضح لفظوں میں اعلان فرمایا: "علّمنی ربّی جَلَّ جَلَالُہٗ اِنَّ الْقِیَامَۃَ قَدْ اِقْتَرَبَتْ وَالْمَھْدِیُّ تَھَیَّأَ لِلْخُرُوْجِ"۔

(التفہیمات الالہیۃ جلد ۲ صفحہ ۱۱۱۔ مطبوعہ مدینہ برقی پریس بجنور یو۔پی۔ ۱۹۳۶ء)

مہدی آخر الزماں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعویٰ مہدویت کے بعد دنیا بھر میں یہ منادی فرمائی ؂

یارو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
ہائے کہ تم میں سوچنے والے کدھر گئے

(درثمین)

احمدیہ مسجد "بیت المجیب"، لائبیریا (مغربی افریقہ) کی افتتاحی تقریب

رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ، مبلغ سلسلہ، نمائندہ الفضل انٹرنیشنل لائبیریا)

۷رجولائی ۲۰۰۰ء کا سورج جماعت احمدیہ لائبیریا کے لئے بہت خوشیاں لے کر طلوع ہوا۔ ۱۹۹۶ء کی جنگ کے دوران خدائے واحد کی اس موحد جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس جلا دئے گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ لائبیریا کو عظیم الشان مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا

آئے تو جماعت احمدیہ لائبیریا کی تعمیر نو کا کام شروع کیا۔ حالات غیر یقینی ہونے کی وجہ سے مسجد کی تعمیر کا کام کچھ عرصہ تک رکا رہا۔ نومبر ۱۹۹۸ء کو آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور جولائی ۲۰۰۰ء کو خدا کے اس گھر کی تعمیر مکمل ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

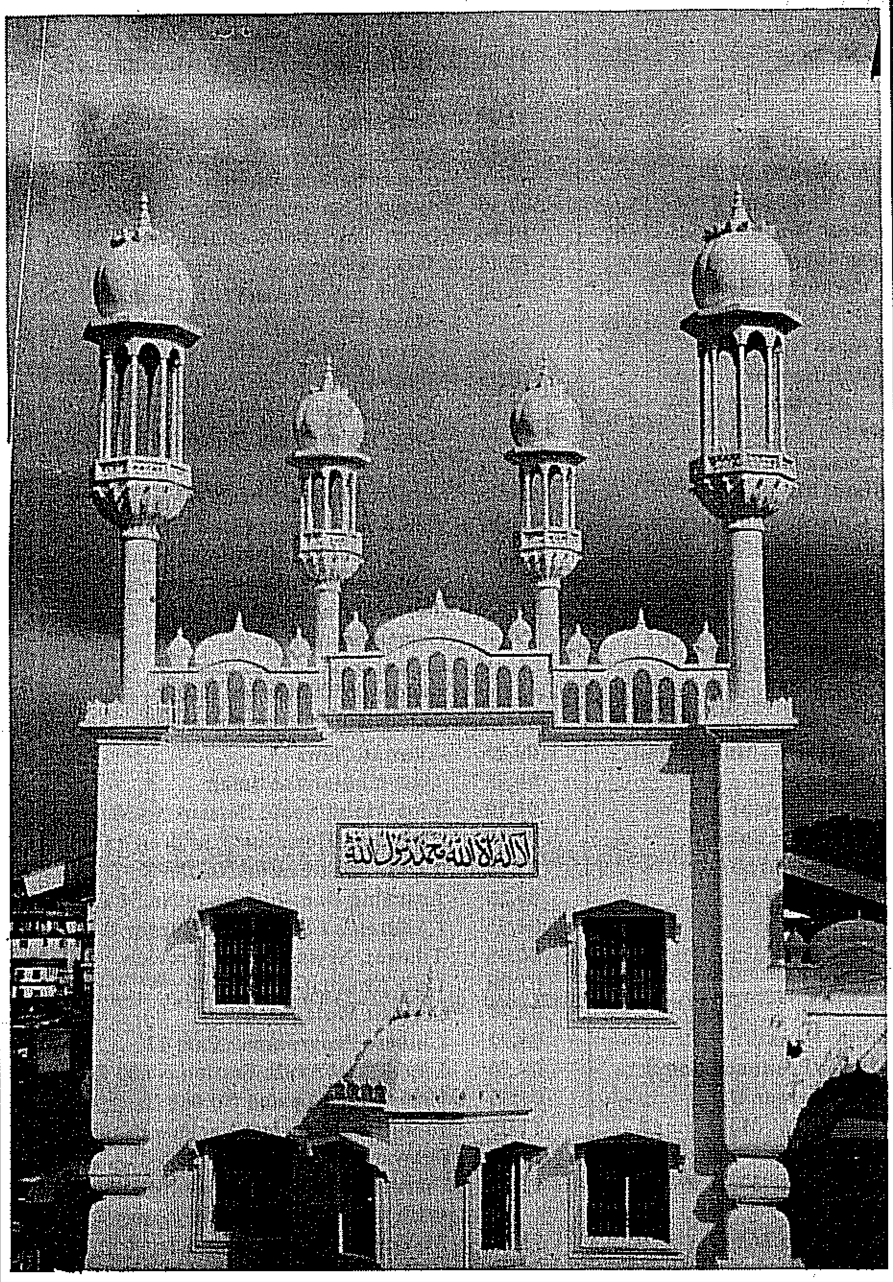

مسجد بیت المجیب (لائبیریا) کا ایک خوبصورت منظر

فرمائی جس کی افتتاحی تقریب ۷رجولائی بروز جمعۃ المبارک منعقد ہوئی۔

مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج جنگ کے بعد جب گیمبیا سے واپس لائبیریا

افتتاحی تقریب سے کئی روز قبل مقامی ریڈیو سٹیشنز پر افتتاحی تقریب کے اعلان ہوتے رہے۔

باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔